

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
وَقُلْ اِنَّ لَكُمْ اِلٰهًا وَاحِدًا  
وَقُلْ اِنَّ اِلٰهَكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ  
وَقُلْ اِنَّ اِلٰهَكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
وَقُلْ اِنَّ لَكُمْ اِلٰهًا وَاحِدًا  
وَقُلْ اِنَّ اِلٰهَكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ  
وَقُلْ اِنَّ اِلٰهَكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ

وَقُلْ اِنَّ لَكُمْ اِلٰهًا وَاحِدًا  
وَقُلْ اِنَّ اِلٰهَكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ  
وَقُلْ اِنَّ اِلٰهَكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ  
وَقُلْ اِنَّ اِلٰهَكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ



ایک یا کر

محمد حفیظ لبقا پوری

تشریح  
چند سالانہ  
پندرہ روپے  
شش ماہیہ  
۵۰ - تمام روپے  
ممالک غیر  
۵۰ - ۷۰ روپے  
فی پرچہ ۱۳ روپے پیسے

حصہ ۱۸ | ۱۸ نومبر ۱۹۵۸ء | ۱۸ ستمبر ۱۹۵۸ء | ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء

# انسان کی حفاظت کا اصل ذریعہ ہے

## ”دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو پھر اللہ تعالیٰ اساری تمہارا کلا کو اسان کرے گا“

ہمیں حقیقت عام کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طریات

دعا میں ٹہری قوت  
”دعا میں فراتقلے سے جی توئی بھی ہیں  
مذاقلے سے مجھے ہار ہار بڑھریو انسا امت کے  
یہ فرمایا ہے کہ چونکہ ہر دعا کا ذریعہ ہے  
ہوگا کہ جس کا ہتھیار تو دعا ہی ہے۔ اور اس  
سے سوائے کوئی ہتھیار ہرے پاس نہیں جو  
کچھ ہم پوشیدہ ہائے میں خدا اس کو ظاہر کر کے  
دکھا دیتا ہے۔۔۔ دعا سے بڑھ کر کوئی ہتھیار  
نہیں“

ساری نصائح قرآنی کا مغز دعا ہے  
آئینہ پرست ۱۹ فرما۔

”یاد رکھو کہ انسان کا بڑا ہتھیار اور اس  
کی حفاظت کا اصل ذریعہ دعا ہی ہے۔ یہی دعا  
اس کے لئے پناہ ہے۔ اگر وہ ہر وقت اس میں لگا  
رہے۔ یہی یقیناً سمجھے کہ یہ ہتھیار اور نعمت  
ہرگز اسلام ہی میں ہی نہیں ہے۔ دوسرے  
مذہب اس عقیدے سے محروم ہیں۔ آری لوگ  
جھوٹے کلموں و دعاؤں کے جبران کا یہ اعتقاد ہے  
کہ تمنا کے پیکر میں ہم کئی ہی نہیں سکتے اور  
کئی کئی کہ دعا کی کوئی امیدی نہیں ہے ان  
کو دعا کی کیا حاجت اور کیا ضرورت اور اس  
سے کیا فائدہ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ  
آری مذہب میں دعا کا ایک بے لاثر چیز ہے اور  
پھر عیسائی دعاویوں کو اس کے جبر کہ جانتے ہیں  
کہ دوبارہ کوئی دعا بخش نہیں جاوے گا کیونکہ  
مسیح دوبارہ تو مصلوب ہو ہی نہیں سکتا۔  
پس یہ ناسلام اسلام کے لئے ہے اور  
یہی وجہ ہے کہ یہ امت مروجہ ہے۔ لیکن اگر  
آپ ہی اس فضل سے محروم ہو جائیں اور خود  
پس میں دروازہ کو بند کریں۔ تو پھر کس کا گناہ ہے  
جب ایک حیا بخش چشمہ موجود ہے اور

آدمی ہر وقت اس سے پانی پی سکتا ہے۔  
پیر بھی اگر کوئی اس سے سیراب نہیں ہوتا ہے  
تو خود طالب موت اور نشانہ ہلاکت ہے  
اس صورت میں تو جیسے کہ اس پر منہ رکھنے  
اور خوب سیراب ہو کر پانی پی لیں۔ یہی  
حقیقت ہے جس کو ساری نصائح قرآنی  
کا مغز سمجھنا ہوں۔ قرآن شریف کے جس پارہ  
ہیں اور جس کے نصائح سے لبریز ہیں۔ تکیں  
پر تکیں نہیں جانتے ان میں وہ نصیحت کوئی ہے  
جس پر اگر مضبوط ہو جائیں اور اس پر پورا عمل کر لیں  
کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر عملے اور  
ساری تنبیہات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے  
مگر جس نہیں بتلاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت  
دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں یقیناً  
رکھتا ہوں اور اسے بجز ہرے ہتھیاروں کو پھر  
اللہ تعالیٰ سے ساری مشکلات کو اسان کر دے گا  
لیکن مشکل یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت سے  
ناواقف ہیں اور وہ نہیں سمجھتے کہ دعا کی چیز  
ہے۔ دعا ہی نہیں کہ چند لفظ مزے فرماتے  
یہ تو کچھ بھی نہیں۔

### حقیقت دعا

دعا اور دعوت کے معنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ  
کو اپنی مدد کے لئے پکارنا اور اس کا کمال اور  
مؤثر ہونا اس وقت ہوتا ہے جب انسان کا دل  
درد و دل اور دوسروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف  
رجوع کرے اور اس کو پکارے اسے ایک کہ اس  
کی روح پائی کی طرح لگاؤ ہو کر آستانہ الہی  
کی طرف بہے۔ یا جس طرح کوئی معصیت  
میں مبتلا ہوتا ہے اور وہ دوسرے کو کوئی  
اپنی مدد کے لئے پکارتا ہے۔ تو دیکھتے ہو کہ  
اس کی پکار میں کیا انقلاب اور تغیر ہوتا ہے

### احسانہ احمدیہ

۱۷ ستمبر - سیدنا حضرت غنیہ زین العابدین علیہ السلام نے ہمنو الریاء کی سختی کے متعلق  
اخبار الفضل میں فتح شدہ افشاخ منظر سے کہ:-  
حضور امیرہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بغضتہ تعالیٰ تھی ہے۔ اللہ تعالیٰ  
• احباب حضور امیرہ اللہ تعالیٰ کی سختی و سلاخی اور دراندازی عمر کے پہلے التزام سے رہائش  
جساری رکھیں۔  
کراچی۔ محترم مولانا ابوالعطاء مٹا فاضل کولہا لکھنے کے لئے کہتے ہیں کہ یہی اور پانچویں پانچویں  
احباب کم مولانا صاحب معرفت کی سختی کا مل عامہ کے لئے دعا فرمائی۔  
تادیان اور سزا جی رہے کی گاڑی محترم مولانا عبدالحق صاحب فاضل امیرہ زین العابدین علیہ السلام  
دائرس شریف سے آئے۔  
ساتھ ہونے اور عنایت سے دعا ہے کہ یہ مجلس خدام الاحسانہ معافی کا ہانا ہر مجلس ہو۔  
تادیان ۱۷ ستمبر محترم صاحبزادہ مرزا امیر احمد صاحب ان دعویٰ اللہ تعالیٰ فی حقہ سے ہیں اللہ تعالیٰ

## گرتا ہوں دل و جان سے اکرام محمد

(از محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل بریلوہ)

ذہب مرا اسلام ہے اسلام محمد  
گرتا ہوں دل و جان سے اکرام محمد  
ہر وقت مرے دل میں ہے اعظام محمد  
ہر وقت زبان پر ہے ہری نام محمد  
ہر وقت رہے ذکر خدا و بند رسالت  
یہ صبح محمد ہے یہی شام محمد  
ہر وقت ہے ضم مانا تو حیدر سی ڈیرا  
پتی پی کے میں جیسا ہیں منے جام محمد  
ہے احمد و محمود کو جو حسوۂ منافی  
اطفال ہیں اللہ کے پیارے ہیں وہ سارے  
جو ذہن کے نصیب ہیں خدام محمد  
ہے زہیر نہیں دہن کہیں عیسیٰ مریم  
اور سدرہ ارفح کے توفیق نام محمد  
اگلت تکہ دینکم آیا ہے جو اکمل  
مژدہ ہے پے نعمت اتمام محمد

اس کی آواز ہی میں وہ در دہرا ہوتا ہے  
جو دوسروں کے رحم کو جذب کرتا ہے۔ اسی  
مزع وہ دعا جو اللہ تعالیٰ سے کہتا ہے اس  
کی آواز اس کا لب و لہجہ اور ہمت ہے۔ اس  
میں وہ وقت اور درد ہوتا ہے جہاں ہمت سے  
چیز رحم کو ہوش میں لانا ہے۔ اس دعا کے  
وقت آواز ایسی ہو کر اسے حضور سے  
مشاور ہو جائی اور زبان میں شروع ہفتہ ہو  
دل میں درد اور وقت ہو اعضا میں اسرار  
اور رجوع الی اللہ ہو۔ اور جس سے پھر  
اللہ تعالیٰ سے رحم و کرم میں کامل ایمان اور لڑی  
انہود ایسی حالت میں جب مستانہ الامت  
پر گئے گا تو مراد واپس نہ چوگا۔ چاہے کس  
حالت میں بار بار حضور الہی میں عرض کرے  
کہ میں گنہگار ہوں اور کرم ہوں۔ تیری مغفرت  
اور فضل سے سوا کچھ نہیں سکتا۔ تو آپ  
رحم فرما اور مجھے گنہگاروں سے پاک کر دینا  
تیرے فضل و کرم کے سوا کوئی اور نہیں ہے  
جو مجھے پاک کرے۔ جب اس قسم کی دعا میں

مراومت کرے گا اور استقلال اور صبر کے ساتھ  
اللہ تعالیٰ سے کھنڈ اور تائید کا طالب دے گا  
تو کسی معلوم وقت پائے اللہ تعالیٰ کی طرف ایک نور اور  
سکینت اس کے دل پر نازل ہوگی جو دل سے گناہ کی  
تاریکی کو دور کرے گی اور نصیحت ایک طاقت عطا ہوگی  
جس سے بیزاری پیدا کرے گی اور وہ ان سے بچتا  
اس حالت میں دیکھے گا کہ اول ضرورت اور نفسانی  
خواہشوں کا لب امیرہ اور گرفتار رہنا۔ گوئی ہزاروں  
ہزار زنجیوں میں جلا ہوتا تھا جو بے اختیار  
اسے جینے لگتا کہ طرف سے جاتے تھے ایک  
دفعہ وہ سب زنجیوں ٹوٹ گئیں۔ اور آزاد ہو گئے  
ہے۔ اور جیسے پہلی حالت میں گناہ کی طرف ایک  
رحمت اور رجوع تھا۔ اس حالت میں وہ محسوس  
اور مشاہدہ کرے گا کہ وہی رحمت اور  
رجوع اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔  
گناہ سے محبت کی بجائے نفرت اور انشراق  
سے دہشت اور نفرت کی بجائے محبت  
اور کشش پیدا ہوگی۔  
میرت بیچ موجود ہے

# وقت کی بیکار

ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اس کے طول و عرض میں شری کرشن کی عجایب جارج کا جن دن برسے اپنا کامے مٹا یا گیا۔ اس وقت پر کرشن تکلیف نے اپنے اپنے رنگ میں آپ سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کیا۔ اخبارات سے ضمیمہ شٹی مبر مشائش کے مضمون نگاروں نے آپ کی سیرت و سوانح کو الفاظ کے جارحی ڈھالنے کی کوشش کی۔ اور شعور نے اپنے جذبات و خیالات کو نظم کیا۔ اس طرح کے اظہار خیال سے کم سے کم یہ ن معلوم ہو گیا کہ وجود اللہ جہیت کے مشہد و مدلل کے مذہب پسند طبقہ کے دلوں میں تاحال وہ عاقبت طلوعی جھنگائی برابر شگ ہوئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ طبقہ جب ایک طرف بزرگوں کی پاک تعلیمات پر غور کرتا ہے۔ اور دوسری طرف اپنے ہی تجربے ہوئے حالات پر نظر کرتا ہے۔ تو کم نہیں وہ اس کا ذوق نظر آتا ہے جن تجربہ اس وقت پر اخبار برتاپ جانندھر کا جو مشہد شٹی مبر مشائش ہے اس کے ایک مضمون نگار نے اپنے مضمون میں اس قسم کا تجربہ کیا ہے۔ چنانچہ مضمون نگار نے پہلے تو حکمت گیتا کی تعلیم کا ایک حصہ ان الفاظ میں نقل کیا۔

”جس کا ایک حصہ ان الفاظ میں نقل کیا۔  
 ”جس کا ایک حصہ ان الفاظ میں نقل کیا۔  
 ”جس کا ایک حصہ ان الفاظ میں نقل کیا۔  
 ”جس کا ایک حصہ ان الفاظ میں نقل کیا۔“

مضمون کے آخر میں مضمون نگار نے کہا کہ کرشن گیتی کی تعلیم بھی رنگ میں عمل کرنے کی تلقین کی ہے وہاں مذہب اور اعلیٰ تعلیم کو سکولوں میں رائج کرنے پر زیادہ توجہ تاکہ ہندی و ایسی ضروری تعلیم سے واقف و آگاہ ہو کر اس نے دینی کام مقابلہ کر سکے جس میں سیلاب نہایت بھیاں تک صورت میں تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے۔

جہاں تک اصلاحی اور دروہ حالتی گراؤ کا تعلق ہے۔ یہ صورت حال مزید جاتی ہے ہی مخصوص نہیں ہو سکتی یہ ہے کہ اس وقت صدی ہی تو دنیا ہی خطرناک بگاڑ کی طرف بڑھی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اور جس طور سے بے راہ روی کا دورہ رہا ہے اس میں کسی ایک قوم کی تحفیں نہیں اس وقت برہمنوں ہی نہیں کسی قوم میں کون کونسی مغربی راہ پا چکی ہے بلکہ یہ سوال ہے کہ کسی کوئی بردہ قائم نظر آتا ہے وہ ان قوموں کی خستہ حالت کا تذکرہ ہی بھیجے کے یا اس مذکوئی مذہبی کتاب ہے اور نہ کوئی دوسرا مذہبیت کا سامنا۔ اگر بڑے گھٹس اور اس کے املاق کا دیوالہ نکل گیا تو جیند جا جائے انہوں میں نہیں زیادہ قابل انصو حالتت تو ان قوموں کا ہے۔ جن کو کسی ہی برہمنیت ملی اور وہ اس کی مستحق نہ ہوں!!

خدا ان مقدس کتابوں کو کھوسے اور نہ وہ ہے کہ یہ دونوں کی عملی تصدیق کا جائزہ لیجئے۔ اولیٰ تو ہر زمانہ سے قدیم مذہب کی تعلیمات کا حلیہ ہی بگاڑ کر رکھا گیا ہے۔ اور جو کچھ رہی سہی مشکل ہے اس میں پورے ہی نہیں اثر رہے۔ اور جس آخری قوم کو اپنی تعلیم کے مغرب محظوظ رہے گا دعویٰ ہے۔ اس کے

نام لیا بھی آج اس زندگی کی بخش تعلیم سے کوسوں دور پڑے ہیں!

اپنے ہی نوع سے ساتھ سموری موماسات جو اس کے لئے اختیار و قربانی کا نمونہ لفظ۔ اور جو تمام مذاہب کی مشنر کے تعلیم یعنی اور اس نسبت کا خاصہ اس کی جگہ سمیٹ کر فریب و فدا طلبہ، قدسی اور لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے۔ نوع انسان کی عبادت کی فکر مانی کی محبت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ ہر شخص اپنے ارد گرد زیادہ سے زیادہ دولت کو جمع کر لینا چاہتا ہے۔ جمع نظر اس کے کردہ جائز ذرائع سے حاصل ہوتی ہے یا نا جائز ذرائع سے جب انسانی زندگی کا معقودہ ہی نہ رہتی قرار پایا تو پھر جائز ذرائع کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ شرم و حیا بڑوں کا ادب نہ بزرگوں کا احترام مان باپ کی محبت وغیرہ تمام اعلیٰ ترین کردار قدمہ پار میز ہو کر رہ گئے ہیں۔ اور روحانی تعلیمات پس پشت ڈال دی گئیں ہیں۔ گویا انسان کا نقشہ صدمہ کا ہی بن گیا!!

دنیا کی اس اہم حالت کو دیکھ کر طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا دنیا اس طرح بگڑتی ہی چلی جائے گی۔ اس کی اصلاح اور درستی کا کوئی وقت نہ آئے گا۔ سو خدا ہو کہ جو مذہب کی مقدس کتابوں میں اس نوع کا نام تک زمانہ کے آئے کسی مذہبی تہذیب نے انزل اور وقت ضروری گئی ہے اور مذہبیت اپنے پیروؤں کو اس سے متنبہ کیا ہے اور ساتھ ہی مقدس صحیفوں میں اس امر کی خوشخبری بھی موجود ہے کہ سرچیز برہمنیت کی طرف سے دنیا کی اصلاح اور برہمنیت کا سامنا ایک مقدس روحانی وجود کے ذریعہ کیا جاتا ہے چنانچہ ہر قوم اپنے رنگ میں اس وقت کی مصلحت کی راہ تک رہی ہے چنانچہ ہر قوم گیتا میں شری کرشن ہی جہاں سے آج کی ضروری ایدیشن بابہ چھ اس طرح ہے۔

”جب بھی ہم کو نازل ہونے لگتے ہے اور ہم کو زیادتی ہونے لگتی ہے تب اس وقت دھارن کیا کرتا ہوں

تینوں کی حفاظت کنگا کی کر موی اور دھرم کو قائم کر لینے سے انہوں کو بچا کر تا ہوں۔“

اور عجیب بات یہ ہے کہ پانچ ہزار سال کا لمبا عرصہ گزر جانے کے باوجود آج کی قوم اس دھرم سے کو اب تک ہمیں کھولنے کے لئے دقت و تفتیش اس کا تذکرہ ہوا رہتا ہے۔ چنانچہ اس قسم کی قوم کے وقت پر اخبار برتاپ جانندھر کا جو مشہد شٹی مبر مشائش ہے اس کے مضمون نگاروں نے اپنے مضمون میں اس قسم کا تذکرہ کیا ہے۔ ”اجاب کی ہے دھرم کیلئے ان شعور کے کلام سے یہ چیزہ اسکا اسی پہلے ہی دور مگر یہ نقل کرنے کے لئے ہر وقت ہر حال معقول رہا۔ اتنا اس اور ہر شے کا یہ کلام درحقیقت وقت کی اصل بنا ہے جو دھرم کی دنیا کی ناکندہ حالت کو دیکھ کر ہر دور مند دل کی گراہیوں سے متعلق ہے اور قطعاً انہیں یہ کتور دھرم کی واہنے کی چیز ہے وہ خدا جو شدت گرایا ہے بعد ازاں وقت کے سامنا کرتا ہے اس نے انسان کی روحانی تہذیب کے وقت بھی تکلیف وقت پر اس کی نشانی دہر کر نیکی سامنا کئے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ہر کسی ناکس کو یہاں تک تکلیف نہیں دیتے۔ ان سامنا کو ہی دیکھ سکتے ہیں روحانی بصیرت کا ایک دھرم چھتہ حاصل ہو یعنی جیسے گیتا میں دیا گیا وعدہ ہاگی سچا تھا اور وہ پورا بھی ہو گیا یعنی اس وعدہ کے سوا تو اس تک ہند میں نہاں کی ہستی میں گراہ دنیا کی ہر اہمیت کیلئے کرشن ثانی پیدا ہوا۔ اس لئے آج سے ترشیا نصف صدی پہلے نہایت محبت اور پیار سے کہا۔“

یہ میں لکھا ہوں کہ دہر کرے کیلئے جن سے زمین پر ہو چکی ہے جیسا کہ سچ ابن ہرم کے رنگ میں ہوں الیا ہی اور کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اہل اناروں کی سے ایک پلاڑیا تھا یا یوں کہنا چاہئے کہ وہ مطلقاً حقیقت کی رو سے ہی ہوں۔ خدا کا دھرم تھا کہ آج کی زمانہ میں اس کا ہر ذریعہ انکار پیدا کیے سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔ سو ان کرشن (باقی دیکھیں)

## تاریخ ہائے وفات

(از محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل رابعہ)

### تاریخ وفات رئیس التباہین مولانا برکت علی صاحب قادیان

فرضتوں نے رحمت علی کو ندادی ہے اکمل  
 ”بیا رحمة الله قریب من المحسنین“

### تاریخ وفات خال صاحب برکت علی صاحب رطب

دل آسے کشیدہ گفت اکمل  
 کسالی فوت او برکت علی خاں

آئے کا دل ۱۸۰۰  
 ۱۳۸۵ھ

# ذخیرہ دلائل ساتھ اسلام کو دنیا پر غالب کرنا عظیم الشان کام ہے جو اللہ تعالیٰ اس زمانہ میں سے پھر کیا ہے اس کام کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو اور اسکے لئے صحیح کوشش اور جدوجہد کرتے چیلے جاؤ

انحضرت خلیفۃ المسیح الثانی یدۃ اللہ بصرہ العزیزہ فرمودہ ۲۲ اگست ۱۹۵۷ء

**ایمان اور بھی بڑھ جائے**  
جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے متعلق قرآن کریم میں یہ خبریں دی گئی تھیں کہ اس میں مومنوں پر برسے برکتیں اتنا آتی ہی گئے۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے بخیر دی ہے کہ

**یا قیٰ علیک زمن کمشل  
زمن موعود (شکرہ ص ۱۷۷)**

یعنی جس طرح مومنوں کے لئے کم کم فرعون کے لشکر سے ٹھیکہ لیا تھا۔ یہیں پھر بھی جماعت پر بھی مومنوں کے زمانہ کی طرح ایک دو گئے مانا ہے۔ پس دشمن اگر وقت اپنے حملے سے خوش نہیں ہو گا مومن ایمان پھر بھی بڑھ جائے گا کیونکہ سمجھنا ہے کہ ان امتوں کی خدائے تعالیٰ نے یہ سب سے بخیر دی ہوئی تھی۔

**۱۹۵۳ء میں**

جب ذرا مدت ہوئے تو ایک گاؤں کا عمارتوں کے احمدیوں کا یہی بند کر دیا گیا اس وقت ایک عورت نے بڑی ہمت دکھائی۔ اور اس نے کہا کہ میں بڑھ جاتی ہوں۔ اور وہاں جا کر یہ خبر سنی تو میں نے بڑھ کر وہاں آئی اور اس نے یہیں حالات سے اطلاع دی۔ اتفاقاً ان دنوں کچھ دست ہارے بلوہ آئے مومن تھے جن نے ان کو کار میں اس کے گاؤں بھیجا اور وہاں پہنچ کر آئے۔ اب دیکھو اس عورت کے اندر کتنا ایمان بایا جاتا تھا کہ جہاں مرد ڈر گئے۔ وہاں وہ آئیں عورت۔ تمام خطرات میں سے گذرتے ہوئے بلوہ بھیجی۔ اور اس نے یہیں حالات سے اطلاع دی۔ تو بعض دفعہ یہ کہہ کر دھڑک اٹھی اسی اثناء میں کھاتی ہے کہ مردوں کو شرمناک ٹھانے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک ایسی حالت تھی جس کے لڑنے کو سب چاہتے اور وہ علاج کے لئے اسے ناپا جانے لے آئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس لڑنے کو علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح کے سپرد کر دیا۔ وہ لڑا کا عیسائی جو چکا تھا جس کا اس کی ماں کو بڑا عہدہ تقارہ بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آئی اور کہتی کہ خدا نے آپ کو مسیح موعود بنا دیا ہے آپ میرے لئے مسیح کے ہاؤس والے مسلمان بنا دیے ہیں۔ آپ کو بڑا شکر ہے کہ ان کی فرقی نہیں ملوانی ہے۔ جہاں جہاں جھگڑے وہ لڑا کا لڑا کھائے۔ ان کی باتیں جہاں جہاں کہیں کہیں تو یہی کہنے لگے اور اچھے لڑے۔ اور یہاں تک پہنچا کہ جہاں جہاں عیسائیوں کا مشن تھا۔ کچھ بڑے لڑے۔ ان کی ماں کی کھلی اور اس کے کچھ لڑے۔ غالی لڑی، لڑے کھلی کہ لڑا کھانے کے لئے بھیجے۔ کچھ لڑیوں کی لڑیوں پر لڑا کھانے کے لئے بھیجے۔ کچھ لڑیوں کی لڑیوں پر لڑا کھانے کے لئے بھیجے۔ کچھ لڑیوں کی لڑیوں پر لڑا کھانے کے لئے بھیجے۔

مشک ہوتا ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ چاہے اور کسی وقت ہم ایک کروڑ مومنانیں پھر ہمارے ایک آدمی کا وقت دوسرے سے مقابلہ نہ جائے گا۔ حالانکہ صحابہ نے ہزار ہزار کا بھی مقابلہ کیا ہے۔ پس ہماری جماعت کو ہمیشہ اپنا

روحانی مقصد اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔ اور اس کے لئے صحیح کوشش اور جدوجہد کرتے رہنا چاہئے۔ بے شک ہی راستہ میں مشکلات بھی آتی ہیں۔ لیکن مومنوں کو مشکلات سے گھبراتا نہیں بلکہ ان کو دیکھ کر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-  
اللہ تعالیٰ  
**قرآن کریم میں**  
مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:-  
ان یحزن منکم مائتہ صابرة یغلبوا مائتین وان یحزن منکم الف یغلبوا الفین یا ذن اللہ والله مع الصابین (الفال ع ۹)

یعنی اچھی تیسرا کروڑی کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ اگر تم میں سے سو ثابت قدم رہنے والے مومن ہوں۔ تو وہ دو سو گزروں پر غالب آجائیں گے۔ اور اگر ایک ہزار ثابت قدم رہنے والے مومن ہوں تو وہ دو ہزار کا فرقہ پر غالب آجائیں گے۔ جب کہ دوری دور ہو جائے گی۔ تو پھر کیا ہو گا اور اگر سخت سے مسلمانوں کو یہ فیصلہ سنا آئے گا۔ اس کا علم نہیں صحابہ کے عمل سے ہوتا ہے۔ صحابہ نے بعض دفعہ مومنوں کا دشمن سے بھی مقابلہ کیا ہے۔ لیکن بعض دفعہ تو ایک ایک ہزار گنا دشمن سے بھی ان کا مقابلہ ہوا ہے۔ اور وہ غالب آئے ہیں۔ اس اصول کو ہم نظر رکھتے ہوئے دیکھا جائے تو ہماری جماعت اس وقت دس لاکھ ہے۔ اگر پہلا ایک آدمی دو سو روپے کے سوا آدمیوں پر بھاری ہوتو موجود تعداد کے مقابلے میں دس کروڑ پریم

## کلماتِ طیباتِ حضرتِ مسیحِ موعود علیہ السلام

### میں قلمی اسلام کے ذریعے روحانی شجاعت اور باطنی قوت کے اظہار کیلئے مبعوث کیا گیا ہوں!

ایسا اس زمانہ میں جس میں ہمیں ظاہری جنگ کی مطلق ضرورت اور حاجت نہیں۔ بلکہ آخری دنوں میں جنگ باطنی کے نمونے دکھانے مطلوب تھے۔ اور روحانی مقابلہ زیر نظر تھا۔ کیونکہ اس وقت باطنی ارتداد اور اٹھاؤ کی شجاعت کے لئے بڑے بڑے مسلمان اور اسلام بنائے گئے اس لئے ان کا مقابلہ بھی اسی قسم کے اسلام سے ضروری ہے۔

اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیکت کی ہمیں بلکہ قلم کی سے تیار مخالفین نے اسلام پر جو شبہات دائر رکھے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکالمہ کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے۔ اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلام پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کا راز میں اُتروں۔ اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کہ اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا۔ بیرون صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے سامنے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عورت ظاہر ہو (ملفوظات)

دلائل کی جنگ میں فتح حاصل کر کے ہیں۔ حالانکہ پاکستان کی کل آبادی آٹھ کروڑ ہے۔ اور اگر ایک ہزار کی نسبت مخلوط رکھی جائے۔ تو ہمارا دس لاکھ ایک ارب پر غالب آ سکتا ہے۔ وہاں عام اصول یہ ہے کہ اگر کسی منظم جماعت کی تعداد ایک میں ایک کی حد تک پہنچ جائے تو وہ دوسرا پر غالب آ جاتی ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ اگر ہم اس سے نصف بھی ہو جائیں اور ہمارے اندر سچا ایمان ہو۔ تب بھی ہم دنیا پر اپنے دلائل کے زور سے غالب آ سکتے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارا مقابلہ جو کچھ تواریق سے نہیں ہو گا۔ اس لئے ہمارا کام انسانیت کا مشکل ہے۔ کیونکہ دنیا کا صاف کرنا کرنا ہمارے لئے ہے۔

# حضرت مسیح موعود اور ماہنامہ بدنی ہفت

اداکر محمد حکیم الدین صاحب حیدر آبادی متعلم مدرسہ احمیہ قادیان

شہادت پر تھی مسلمانوں کو رسم و رواج کے آہنی لٹخوں میں جکڑ رکھا تھا تاکہ اپنی مطلب پاری ہو اور وہ جو مسلمانوں کے عقلمان بن گئے تھے اور اس پر ظہر بہرہ خود مسلمانوں کی حالت کا گفتہ برتی۔ ایسے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنی سنت تدبیر کے ماتحت اپنے ایک برگزیدہ بندہ کو مبعوث کر کے خلعت حجت و ہدایت سے سزاوار بنا دیا جس نے اس کی بجائے نبی اور نبیائے آسمان اور نئے نظام کے بنیاد ڈالی۔ اور اسلامی مسیح اسی تھا۔

(۱۶)

جس طرح حضرت بوہنے لوگوں کو اپنی تعلیم نویر اور دلجوئی دینا۔ جو اسے اپنی طرف سے پھینچا تو کسی کے خلاف جنگ و جدال نہیں کیا بلکہ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جینس رنگ جمالی تھا نہ کہ جمالی۔ اس نے بھی لوگوں کو ایسی علموں تعلیمات اخلاقیہ، نشانات، چھوٹیوں کا عقیدت و اوچتر طریقوں سے اپنی طرف کھینچا۔ اور آیت سے نفع کسی سے جنگ و جدال نہ کیا۔ بلکہ آیت کے وقت میں صفت اچھا دکھانا شروع کر دیا۔

(۱۷)

اسی طرح ترک و دنیا کے لحاظ سے بھی بڑھ اور مسیح موعودوں میں بڑھابہت پائی جاتی ہے صرفیت بڑھ جئے بلکہ یہ کہان دھیمان اور خزان کے حصول کے لئے اس کو دنیا کو ترک کر کے نہد عبادت کو اختیار کیا اور اسے اپنے بال بچوں اور درگزر دینی اور سے دست بردار ہو گئے اور ایک بڑے وقت کے لئے چھوٹی تھی قہمی اسمبلر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک رہا نہت کا یہ عالم تھا کہ آپ کے منور اور چھوٹی والہ کے روز سے رہنا کرتے تھے۔ پھر آپ نے جوانی جو گھر سے کھانا آ رہا تھا اسے فرعون اور کھان میں لپیٹ کر دیتے تھے اور اس اذانت صرف چند چنے کے دانے ہی چبا کر کھا لیا کرتے تھے اور رشتہ رشتہ آٹک کو کیا دست اس حد تک پہنچ گئی کہ اندرون خانہ آ رہا جانا باطل ترک کر دیا یہ اس طرح آہستہ آہستہ شہادت پوری کے مقام پر تھی کئی اقتدار کی جیکے جو اس وقت تقالی اسے آٹک کو درمصلح موعود کی برائش کی نشانت دی۔ ان مشاہدوں اور ماہناموں کے ساتھ برائش قابل نوچہ سے کر دھنے اپنے اپنے مجال کو ترک کر دینے کے بعد ساری زندگی رہبانیت میں گزار دی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آٹک اور کئی زندہ ادای دہی علیہ السلام کے لئے کی تھی اور زندگی سوام کے پانچ بجے کے آگے لکھنا پڑی تھی اکثر مشاہدہ گوارا کے مطالعہ کے لئے اور تکلف کرنے کے بعد اسی کے علمی کے علم

(۱۵)  
ایک ماہنامہ مسیح موعود کو بدھ سے یہ بھی حاصل ہے کہ بدھ کے زمانہ میں بہنوں کو غیر معمولی اختیارات حاصل تھے۔ وہ اپنے آپ کو خدا کا نام پڑھتے تھے۔ پبلہ را جو کے کوکر اور فریاد پڑھتے تھے۔ لیکن بڑھ کے زمانہ میں راجا جاؤں کو فریاد پڑھانی سمجھنے کے بعد یہ ہم مدد ہی اس نام کے پیچ رکھے کہ کسی کو سمجھ میں ہی نہ آتی تھی اور قریباً ان اس قدر گناہ کر دی تھیں کہ سوائے بڑے آدمیوں کے اور کسی کی استطاعت نہیں تھی کہ انہیں آزاد کرے۔ فریاد پڑھنے والوں نے اپنی حکومت کا جال بپھا لیا تھا تاکہ لوگوں کو ان کے سامنے دم نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں جاتا بدھ کو معوش کر کے ان نام پر موعود کو مقرر کیا اور انہیں ایک نئے نام دیا کہ موعود دی جلیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی مولیوں اور ملاؤں کو اس قدر موعود تھا کہ وہ چھاپے لگ کر دے۔ ذرا ذرا حکمت اور نو کے منتھے لگا دینا ان کے نزدیک کوئی

کونے کو نے میں نہیں پہنچ جاتا۔ اور ایک ایک شخص کو ہم اسلام میں داخل نہیں کر لیتے ہم اپنے ذوق سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے اس کے لئے ہمیں اپنی جان و عزت آڑ سب کچھ لگا دینا چاہیے۔ لیکن اگر ہم اپنا کریں تو یہ بھی یہ کام آہستہ آہستہ سے ہوا نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں کہ کان یا مکرہلہ با الصدوقۃ وان لک لکوتہ (مرجم ص ۲۷) وہ ایسے ہوئی جن اور رشتہ داروں کو بھی نشان اور نوکڑاے تاکہ لیکھتے تھے۔ تاہم عہدے کے لئے کوکڑاے تھامسلا جاری رہے۔ اور ایک نسل میں ہی یہ کام محدود ہو کر نہ رہ جائے۔ اسی طرح ہر احمدی کو یہ نصیحت کر لینا چاہئے کہ میں خود بھی تبلیغ اسلام کروں گا اور اپنے ہوئی جنوں اور رشتہ داروں کو بھی تبلیغ اسلام کی تلقین کرنا چاہوں گا۔ تاکہ دنیا میں تک سیکھ جاویں۔ اور اگر عزت تک اس سلسلہ کو جاری رکھا جائے تو صرف بات ہے کہ پھر دنیا میں مسلمان ہی مسلمان رہا جائے یہ

اور کی ٹھوکر سے چھڑی گر جاتی۔ اس ہجوم میں ایک شخص آگے بڑھا اور اس نے چاہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تڑپ مسیح جاسے۔ مگر وہ مردوں نے دھکا دے کر اسے پیچھے مٹھا دیا۔ اسے دیکھ کر ایک برانا احمدی بڑھنے جو شش سے گئے لگا۔ گئے۔ دھکوں کی کوئی پرواہ نہیں کرنا جاسے تھی چاہے تھارے جسم سے شکر ٹپکے ٹپکے ہو جاتے۔ پھر یہی تکرار آپ ہی لٹکا کر آگے بڑھتا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مصافحہ کر کے آتا۔

یہ مبارک وقت پھر کب نصیب ہونا ہے تو اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کرنا ایک بڑا انعام ہوتا ہے۔ ڈرتے اور گھبرانے کی بات نہیں ہوتی۔ میں چھاری جماعت کو اس عظیم الشان کام کی تکمیل کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے سپرد کیا گیا ہے۔

کو شش کرتے رہنا چاہیے اس وقت دنیا کی آبادی سوا دریا ہے۔ لیکن مکن ہے اس کام کی تکمیل کے لئے آبادی میں چار بار ہو جائے اور ہمارا کام اور بھی بڑھ جائے۔ مگر جماعت کی اور کوئی ذمہ داری نہیں کرنی چاہیے۔ تاکہ جماعتی نسبت متبادل میں کم نہ ہوئی پہلی جائے۔ اگر ہم جلد ہی دس کروڑ تک پہنچ جائیں تو پھر بھی دس ارب تک چارے ایک ایک آدمی کو سوسو کا مفتا بلکہ پڑھنے کی گنجائش بہت جلد ساری

دنیا کو مسلمان بنانا ہی کو شش کرنی چاہیے۔ ہونچنے لوگ اس وقت اسلام سے باہر ہیں یہ سب کے سب ہمارے اپنے ٹپکے یا کھائی ہیں۔ اگر وہ ہم سے جڑیں چھوٹے ہیں تو ہمارے بچے ہیں۔ اور اگر باہر ہیں تو ہمارے بھائی ہیں۔ پس ان کو تمسکی کی تلقین کرنا اور انہیں اسلام سے روشناس کرنا ہمارے فرض میں شامل ہے کہ نہ تو اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سید کیا تھا۔ اور ہم نے یہ دعویٰ کیلئے نہ تھا۔ آپ کے کام کو پورا کر کے پس جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے

خروج ہوئی تو سب سے زیادہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں گر گئی اور روتے ہوئے کہنے لگی۔ کہ خدا کے لئے آپ اسے ایک دنو کلک پڑھا میں پھر بیشک وہ چرچا ہے جسے اس کی پرواہ نہیں میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ وہ کچھ بڑھ کر مرے آخر اللہ تعالیٰ نے نفع نما اور وہ علیاً بیت سے ناٹک ہر مسلمان مر گیا اور پھر جنہوں کے بعد مر گیا اور نوریں بھی بعض دفعہ انشا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں چھینیں ہوتی۔

میں ہی ایک شخص کے متعلق جو سندھ میں ایک میسری زمینوں پر کام کر رہا ہے ایک شخص نے اطلاع دی کہ اس نے احمدیت سے توبہ کر لی تھی اور وہ مسلمان ہو گیا ہے۔ اسے سن کر اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف سے بھی مبعوث فرمایا تاکہ اس کے دل کو الٹا کر دے اور اسے اپنے عقائد سے ہٹا لے دی۔ جیسا کہ میں نے بتا دیا ہے۔ اس وقت کچھ دوست باہر سے آئے تھے۔ جن کو کار دے کر میں نے ان کے گاؤں بھجوایا اور گاؤں والوں نے پانی وغیرہ دینا شروع کر دیا۔ مگر انہوں نے اس میں ایک احمدی کے گھر کو رکھ کر دے کے بھیج دیا تاکہ بارہ برس کے بلکے سے اپنے باپ کی بندوبست کیوں نہ ہو اور اس وقت کہ وہ اس کے ساتھ ہوں گے۔ اور انہوں نے بھی نہ سہا کر دینا بارہ سال کا لڑکا ہے جسے بھیجا ہاں گئے ہیں۔ اس سے ڈرتے کے کیا سننے ہیں لیکن

صحابتہ کو دیکھو تو جس معلوم ہوگا کہ وہ مرے تھے تھے۔ مگر ایک خادم بھی چھپے نہیں دیتے تھے بلکہ جوں جوں مشکلات آتیں ان کا اخلاص اور بھی لڑتی لڑتا چلا جاتا تھا۔ اور یہ کیفیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں بھی پائی جاتی تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں جو آخری جلسہ سالانہ ہوا اس میں سات سو آدمی مشاہدہ ہوا تھا۔ اس دورہ کی آبادی بھی بارہ ہزار ہے۔ مگر ان سات سو افراد کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے۔ کہ یہ تعداد ہونا ہے جس کام کے لئے انہوں نے مجھیں بھیجے تھا اور پورا ہو گیا ہے۔ اس جلسہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے شاہ شہزاد نے ایک ہجوم کی وجہ سے آپ کو بار بار ٹھوکر لگائی۔ اور پھر ہی آپ کے ہاتھ سے گر جاتی۔ پھر آپ نے اٹھا تو چھوڑ دی دیر بعد کسی

ماہنامہ باختر و داربارہ مشاہیر زندگی اختیار کی۔ دوسری بات قابل نوچہ یہ کہ لکھنا بدھ نے اپنی زندگی جیسا کہ گزری تھی اس وقت اور زمانہ کے لحاظ سے میں سب عالی ہوا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے نظر نہ دیا تاکہ اللہ تعالیٰ نے خود لوگوں کے دلوں میں شکر تک کی جس کی وجہ سے اٹھ کھینچے جن اور دیکھنا کہ خدا کے اصراروں پر سے کے جاسے۔

# وقف جدید کے ماتحت تبلیغ

وقف جدید کے ماتحت تبلیغ کا کام قیامی طور پر رہا ہے۔ اس ضمن میں پوری محنت و توجہ سے صاحب کارکن وقف جدید کی تبلیغی رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے۔

# شرعی کرشن کی آمد ثانی کا انتظار

ہندو جاتی کی پیکار!

ان کے آپریشن پر شعل زدگی  
گرچہ فوشختہ رہے سو ان کا نام

مقدس ریشیوں کی جاتی مہرئی ہنما پوری  
مہرگئیں اس وقت ساری دہلیا پوری کا مرکز بنی  
گئی ہے۔ وہ کوئی بڑائی اور باپ ہے۔  
جو اس زمانہ میں موجود نہیں۔ دھرم کا صرف  
نام ہی باقی ہے۔ گنگا میں شری کرشن نے  
ایسے وقت بھگوان راہو ہمارے لئے کا ہوا  
کر رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ ان حالات کو دیکھ  
کر آج ہندو قوم کا بڑھ کر آسمان کی طرف  
نظارہ لگ کر کرشن جی سے انتظار نہیں چھوڑ  
رہا ہے۔ اس شدید بغیراوی اور سخت  
انتظار اور کسا قدر اندازہ ہندو شعرا  
کے یہ کلام کے حسب ذیل حصہ سے  
لگے ہے۔ ہرمال ہی میں اہماد بھتیاہ کا ہندو  
کے جنت اشٹ پوجیہ پر رستم میں مشائخ بڑا  
شرعی بھگوان لال زنی حصاری  
کی نظم بھگوان کے بھگوان کرشن سے  
کے استناداً ذیل شعر ہے۔

دوران گفتگو میں ہفت صاحب نے  
کہا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے ہند  
اطلاق فرودت کا میرے دل پر گہرا اثر  
ہے۔ زنی بارغ کے دلوں میں دیوان  
کھنڈوں اس جگہ کی جگہ میں حضور لاہور میں  
ٹھہرے تھے۔ تھے اور انہوں نے  
بنا یا تھا کہ میں کوئی خاص کام کا تمام  
سامان چھوڑ آیا تھا جب میں دوبارہ  
لاہور گیا تھا حضور نے مجھ سے بہت  
اچھا سلوک کیا۔ اور کوئی کام سب  
سامان میرے ہوا لگا دیا۔ اور بار بار  
حضور فرماتے۔ کہ آپ کا کوئی اور  
سامان چھوڑنا نہیں چاہیے آپ کو سب  
سامان ملی گیا ہے۔ ہفت صاحب نے  
یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد کہا کہ تبلیغ  
صاحب خدا کے برگزیدہ ہیں۔ یہ کوئی  
سوائے خدا کے خاص ہندوں کے کوئی  
ایک کام نہیں کر سکتا۔

جنت صاحب نے ہمیں شریعی بھی  
دی۔ ہم نے مندر میں آئے دن سے ہندو  
مہاواں اور ہفت صاحب کے شاگردوں  
کو لٹر چھپا دیا گیا۔

ذیل درت ہندو دیکھو اب کے ہمیں مشاغل  
چھوڑے  
ڈان، فرم مولوی برکات احمد صاحب وقف  
زندگی (۱۶) چوہدری سعید احمد صاحب لی۔ ایک  
۱۶ ماہ کا درخص فیضی (۱۶) مولوی عبدالحمید  
صاحب آڑھجی دیڑہ۔ اس تقریب میں خط  
کے بغل سے بہت سا گورکھی مندی راہو  
انگریزی لٹریچر تقسیم کرنے کا مرحلوں اور  
زبان آف ٹھکانا اور واقعات بھی بہت سے منجملہ  
سے تھی۔

والہی ریفرنس ٹھکانوں کی تعمیر اور تیار  
وڈوہرائی اور ٹھکانوں میں زبانی اور دیوید ہنڈ  
تبلیغی کی لٹریچر تقسیم کی گئی۔ سب کو بھجوا دیا گیا  
اہمیت وقت سے اس کا ہوا اور ہندو بھگوان

۱۳

اسی پرچوں میں صاحبیہ عابدی شادری کی  
دور باغبانوں میں مشائخ ہوئی ہیں جن میں سے  
پہلی کا عنوان تو "دور ہمسے جس میں شری  
کرشن کے گیت داسے داسے کو لفظ کیا  
ہے۔ اور دوسری کا عنوان ہے "آرامش"  
ولہجی پکارا باادب بلاوا۔ اور دوسری باغیا  
ہیں ہوسنیدہ دل جہانت کی گہرائیوں کا مصحف  
ہے۔

۱۔ شکل میں جوان ن بھی آتا ہوں  
خطہ میں جو ایمان بھی آتا ہوں  
جنت ہم کو ہم جنت دہشت جہنم  
انسان میں شیطان بھی آتا ہوں  
آرامش  
۲۔ شکل میں ہے انسان چھوڑ دو  
خطہ میں ہے ایمان ہے آجنا  
دندہ وہ کہ باکیا جو تہ سے  
اب مان لا بھگوان چلا آتا

## وقت کی پکار

راقبہ (نظم ۱۲)

سے صحبت کرتا ہوں کیوں کہ میں اس کا

مظہر ہوں  
دیکھو کیا کلاوت (۱۳۹)  
پس ہنارک ہے وہ جوان باتوں کو سنت  
اور ان پر سمجھو گی کہ سے کوڑ کو کہے کو دنیا  
کے فوٹنگ بھگوان کا اصل نواح آسمان کی  
روصا کی زندگی کی انضام ہی میں ہے۔  
اور یہ ان نواح کی برگزیدہ انسان ہی کے  
یا نقول ممکن ہے۔ کیونکہ دونوں کو صرف قی  
کا کام ان کے ملنے سے ہی جی کی دونوں پر  
حکومت ہے جس کی نگاہ انسان کے  
تحت المشورہ سے ہی کہیں گہری ہے۔  
دی اہی حکمت سہلہ کے ماتحت عین  
دانت پر اپنے بڑے بیدہ مبتدا دونوں کو  
اسی سے فرم فرم ہونا اور سترہ قلابت  
اور مگان بیگ کو سب سے یہ قدیم صفت ہی  
زبانہ دیوی جاسکتا!

سنا اور غلوں پر انہوں نے  
موتیوں اور لہریں سکوں کے شاکہ کو اپنے  
طور پر سیکھ کر لانا اور فرم فرم فرم فرم  
کے آواز پر ہم اور اس لانا لانا

۱۶  
مدعی تحصیل جناح اطلاع اور شری ایک  
سنے گوردہ اور میں مورخ ہے سو سکھوں کا  
ایک بڑا اہم علم اور ان کتاب میں صورت در  
پیکے اس شخص سے ہمارے ہی کہیں ہوں سے شوا  
ہوئی ہے۔ اس میں ہر ایک اور مولوی کے ہر ایک  
صاحب اعلیٰ خود دیکھو دوسروں کے برائے  
تبلیغ تھے۔

میں نے پہلے ہی پوچھا کہ اس کی مرگت  
گورکھی۔ آسانی تھی اور وہ ہندی تقسیم کیا  
گیا۔ اکثر وہ۔ خود میں تھلاہ میں ہندو سے  
تھے۔ ہمارے کے بعد ایک پہلے کے درخت  
کو جلاب کے جذب مشرق کو نہ میں تھا تھا  
بھی ٹھیکے تھے۔ اس میں ایک ایک حصہ کسی بد  
سے خشک چھو چکے۔  
گوردہ کے پکارے سنت جہنت تھے

صاحب نے بابا بھگوان کی یاد میں یہ گوردہ اور  
بنا ہے۔ بہت چڑھا دے چڑھا رہے  
تھے۔ سنت صاحب ایک سندر میں تھے  
میں بھی چوں میں جی کی ایک کا لی اور انہوں  
سگات کی دوکا بیان ہے کہ اندر چلا گیا  
سنت صاحب کی خدمت میں گوردہ اور کے  
لے یہ کتب بھینٹ گئیں۔ انہوں نے بہت  
نوشی کا اظہار فرمایا۔ اور قیمت دریافت کی  
میں نے عرض کی کہ یہ جماعت احمدیہ کی طرف  
سے آئی خدمت میں ہفت لپٹوں کی جاتی ہیں۔  
اپنی لائبریری میں رکھ لیں۔ انہوں نے بخوشی  
قبول کیا۔

ظہر کے ایک دوسرے گوردہ اور میں لول  
لگا چھوٹا تھا۔ وہاں بھی لوگ کرشن سے جنت تھے  
گوردہ اور میں جنت کرشن صاحب کی خدمت  
میں بھی مندر جہنم بالاکتب میں تھی۔ انہوں  
نے قبول فرمایا۔ بعض روز خزانہ دو تلو  
کو بڑھ کر دیا گیا۔ کچھ ذریعہ تقریر بھی سنی۔  
بھگوان ان ہندو اس سے چھینے بابا نا ناسکے  
دہاں بھی رہے گوردہ اور کے زیب لوگوں  
میں بڑھ کر تقسیم کیا گیا۔ چھپ کر اور اسی  
روز ایک مبلغ تھا۔ اس میں کسی سٹی کے  
بیج بھی تھا۔ اور وہی مال کا بھی۔ انی اجتماع  
میں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ مورخ ہے کہ  
دائیں دارالانہاں پہرے۔

۱۷  
مورخ ہے کہ ہم کو خاکسار اور موفیل کو  
ایک دوست کے ہمراہ علی بابا پور ہندو  
جنت شری دینتو اچھا رہا ہمیں کوٹے کا  
انفاق بچھا۔ وہ ہنایت تیاگ اور ہمت سے

## مرضہ

مرضہ ۱۶ کو بابا بھگوان دینان  
سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر جانب جنوب  
مشرق واقع ہے۔ اس میں گوردہ بھگوان  
صاحب کی یادگار میں مشہور گوردہ اور  
ہے جس میں سالانہ اجتماع مہمبلہ  
کی شکل میں ہوتا ہے۔ سال ہی ۲۸ مارچ  
اکتوبر اجتماع تھا۔ اس موقع پر سکھوں  
کے مشہور لیڈر ماسٹر نارائنگ صاحب  
مردار میں ہمارے ساتھ صاحب چیف مشنر  
مردار ایفٹر سنگھ صاحب تحصیل۔ سردار  
گورکھ سنگھ صاحب سا فراد رجوعہ و  
سکھ اکابر جمع ہوئے۔ ہزار ہا کا اجتماع  
تھا۔  
جماعت احمدیہ کی طرف سے مندرجہ

# امریکیں احمدیوں کی بیٹی دینی مساعی

## ایوان اہل علم و فضلہ امریکیوں،

سرمایہ ترقی و ترقی یافتہ ممالک میں امریکیوں اور ان کے

امریکیوں اور ان کے اہل علم و فضلہ امریکیوں اور ان کے

عرصہ زیر پرورش میں سینٹ ڈینیس  
 ڈینیس اور کلبو لیڈر کے مشنوں سے ایک  
 عدلیوں کا انتظام کیا۔ کلبو لیڈر نے ڈینیس  
 اور سینٹ ڈینیس اور ڈینیس میں ایک  
 ایک تیسرا جلسہ میں دیا گیا۔ کلبو لیڈر  
 کے جسے میں برادرم سید جواد علی صاحب  
 نے بھی ایک پر از معلومات تقریر کی۔ اسی  
 طرح بوسٹن کے پبلک جسے میں برادران  
 کانڈر رحمت اللہ صاحب باجوہ اور چوہدری  
 غلام حسین صاحب نے تقاریر پڑھیں۔  
 محمد اسم اللہ

### ریڈیو انٹرویو

اسی سہ ماہی میں فاکسار کو ویسٹ  
 مشن میں ایک ریڈیو انٹرویو کے لئے  
 بھی لوایا گیا۔ اور اس طرح اسلام کا پیغام  
 ایک کثیر لفظ کو پہنچانے کی سعادت حاصل  
 ہوئی۔

### دیگر اجتماعات

۱- عرصہ زیر تقریر میں عبدالاحدی کی  
 تقریب ہمارے نمازگاہ میں منعقد  
 ہوئی۔ اور نثار ایوان میں تینوں بچوں  
 میں ڈینیس کے قربانی میں دیئے گئے۔  
 بعض مشنوں نے عید کے بعد تقریریں  
 کو اپنے مشن میں باہر پبلک پر اجتماع  
 کا انعقاد کر کے شہادت کی دعوتی  
 داشتگن اور دوستی کے مشنوں میں  
 ان جگہوں میں پڑھائیں اور دیگر مسلمانوں  
 نے خاصے تعداد میں شمولیت کی برادرم  
 چوہدری غلام حسین صاحب کی کوشش  
 سے خوب مسلمانوں نے بھی دلچسپی لی۔

پوشن میں ایک **Panel Discussion**  
 کیا گیا جس میں برادران چوہدری  
 غلام حسین صاحب اور مولوی عبدالقادر  
 صاحب فنیسم کے ساتھ فاکسار دینی  
 شریک ہوئے۔  
 ۲- ہمارے مشنوں میں سے کلبو لیڈر

پیش برگ اور سینٹ ڈینیس میں سہ ماہی  
 سائے اور ڈینیس میں مسجد کے کارکن  
 کی دوسری منزل کے لئے کوششیں  
 جاری ہیں۔ ان ہر مقامات پر تندر  
 آگے کرنے کے لئے دعوت طعام کا  
 بندوبست انتظام کیا گیا۔ اسی طرح  
 کے بعد اجتماع شنگا اور دیگر مشن

میں بھی منعقد کئے گئے۔ خدا تعالیٰ نے  
 ہمارے استقبال کیا۔ میں امریکیوں کے  
 کی تعداد میں زیادتی ہوئی گئی گئی۔ ہماری  
 کوششیں اسی مہاں کے کثیر مصارف  
 کے مقابل میں بہت مختصر ہیں۔ لیکن  
 خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت ہمیں ہمیں  
 یقین ہے۔

۳- اشرف لکچر ہاؤس میں جو انٹرفیو  
 کے طبع کیا کہ ایک تقریب پر بلایا گیا۔  
 اسلام کے مشنوں سے دو مختلف ثقافتیں  
 بر فاکسار کو دیکھو کیا۔

۵- شنگا کوئی برادرم ڈرال اسلام نام  
 پر بیڈیٹ مشن کی راکہ سید اسلام نام  
 کاشاد ہی داشتگن مشن کے بیڈیٹ  
 برادرم حسین کے ساتھ ہوتی خطبہ  
 کا رخ خاکر سے پڑھا جس میں غیر  
 مسلمین کی ایک خاصہ تعداد مشن  
 تھی۔ شنگا کے بعد شنگا کوئی ایک  
**Reception** اور پھر آگے  
 میں دعوت دہیم ہوئی۔ ہر دو مقامات  
 پر تبلیغ اسلام کا نہایت عمدہ موثر  
 پیدا ہوا۔

۶- ویسٹ مشن میں فاکسار کو ایک  
 پادری نے بچہ پڑھا جہاں پر اسلام  
 کے متعلق کئی گفتگو جاری رہی۔

### سید فضل امریکی

سید فضل بن بفضلہ تقاضا حضرت  
 احسانات کا سلسلہ جاری رہا۔ اسلام  
 میں دلچسپی لینے والے زائرین آتے رہے۔  
 جن کے ساتھ تبادلہ خیالات بھی ہوتا رہا۔  
 اور دلچسپی کا دیا جاتا رہا۔ بعض مسلمانوں نے  
 دوستوں کو جانے بکھانے پر بلایا گیا۔ ان  
 میں سے سید شریف فاروق مستجاب زکشاہ اور  
 سید حفیظ ملک ایم۔ اے اور میں حضرت حسین  
 ایم۔ اے قابل ذکر ہیں۔ یہی نیک کے ایک  
 پیشہ مرادیمور ڈاکٹر **Mohy Oz** اور  
 داشتگن کے ایک انجینئر سروسٹل  
 ٹیک کو بھی جانے کی دعوت دی گئی۔ شنگا کو  
 سے دو غیر مسلم خواتین پھر مسجد میں تشریف  
 لائیں۔ ہمارے بعض احمدی احباب بھی  
 مختلف شہروں سے مسجد میں قیام کے  
 لئے تشریف لائے۔ امریکیوں اور انہوں میں  
 سے برادر عبدالباری صاحب دونوں دن  
 برادر اوصاف صاحب و پیش برگ اور  
 سید احمد اللطیف صاحبہ دو دنوں

قابل ذکر ہیں۔ سید مستجاب احمدیوں میں  
 سے محمد برویسر سید اللہ صاحب آف  
 حیدر آباد دکن اور پاکستانی احباب میں  
 سے کانڈر رحمت اللہ صاحب باجوہ کرنل  
 صاحب احمد صاحب۔ جو دو تیس الزمان فقہ  
 صاحب۔ ڈاکٹر مظہر الحق صاحب اور سید  
 ڈاکٹر محمد احمق صاحب بقا پوری بالخصوص

قابل ذکر ہیں۔ بیکر کوئی ڈاکٹر عطارد اللہ صاحب  
 اور سید عبدالمدان صاحب راشدی کی تشریف  
 آوری بھی ہمارے لئے خوش کام ہوئی۔  
 ہمارے ماسی انجینئر شنگا اور پیش برگ  
 کے مشنوں میں بھی بعض پر دہیسی ڈاکٹر۔  
 پادری اور طلبہ اسلام کے متعلق معلومات  
 کے حصول کے لئے تشریف لائے۔

### لکچر

سہ ماہی زیر پرورش میں حلقہ پشور میں  
 تریبا اور طہانی ہزار اشاعتیں تقسیم ہوا۔ ماسی  
 انجینئر میں نہیں ہزار اشاعتیں تقسیم ہوئے  
 جو مستی اور بندہ لہو ڈاکر تقسیم کے علاوہ پادری  
 بلایا گیا۔ جسے میں شمالی ہونے والے  
 سامعین کو بھی دیئے گئے۔ سید فضل امریکی  
 سے امریکی کے مختلف شہروں کے علاوہ دنیا  
 کے کئی ممالک کو سفر پڑھنے پڑھانے ڈاکٹر  
 بھیجا گیا ہے۔ عرصہ زیر پرورش میں سہ ماہی  
 میں رٹرن کے دو پرچے شائع ہو کر امریکی تمام  
 مشہور لائبریریوں اور درسگاہوں اور  
 دیگر ممالک کو بھیجائے گئے۔ ایک "پمفٹ"  
 "جہاد و دولت" ان اسلام کے نام سے  
 ہزار کی تعداد میں مشن لکھا گیا۔ لبنان میں چھ  
 والی کتب کی ایک نمائندگی کے لئے  
 کارٹریج بھیجا گیا۔

### سفر

عرصہ زیر پرورش میں تمام مبلغین کا  
 دورہ کارپورگام رہا۔ برادرم مولوی  
 عبدالقادر صاحب فقیر بوسٹن اور شنگا  
 تشریف لے گئے۔ کراچم چوہدری شنگا کی  
 صاحب حسین **Jagal wood**  
**Riverside** میں گئے۔ برادرم سید  
 جواد علی صاحب نے بیگس ٹاؤن اور ڈیٹرائٹ  
 کا دورہ کیا۔ بیگس ٹاؤن میں عربان کو جلداز  
 جلد ایک سو کثیر پڑھ دیا اور ڈیٹرائٹ  
 میں دو ہفتے قیام فرما کر مشن کی تربیت و تنظیم  
 کی۔ فاکسار عرصہ زیر پرورش میں بوسٹن اور  
 کلبو لیڈر میں دو دو دفعہ اور اس کے لئے ویسٹ  
 ہینسٹر سینٹ ڈینیس۔ شنگا کو۔ ڈینیس اور  
**Sheeha** گیا۔ مؤن الذکر جگہ میں  
 سالہ نیکو کوششیں میں شامل ہوا۔ اس سہ ماہی  
 میں فاکسار نے تربیت سادھے چھ ہزار میں  
 کی کسافت طے کی۔

### دیگر امور

عرصہ زیر پرورش میں کم چوہدری شنگا کی  
 صاحب نے ڈیٹرائٹ اور ڈینیس میں مشنوں کو  
 مسلمانوں کی مذہبی رسوم کے متعلق معلومات  
 اکٹھا کرنے میں مدد کی۔ اور ایک پادری کو  
 ڈیٹرائٹ سے ایک نظر بکھار لیا ہے۔ اسی  
 کے ایڈٹ کرنے میں مدد کی۔ میڈیٹر ڈینیس آن  
 سدرن ویلفورڈ کے ایک پروفیسر ہوائی ٹیپ

# بین الاقوامی مجلس مذاکرہ

(انٹرنوم مولوی سید سعید صاحب انچارج اجماعیہ مشن، ممبئی)

۱۹۵۸ء کی بات ہے کہ امریکہ میں فرینش پوبوہیسی اور امریکی کانگریس کے زیر اہتمام ایک بین الاقوامی اسلامی مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی تھی۔ اس مجلس کا مقصد یہ تھا کہ اسلامی علوم کے متعلق "مسلم علماء اور مشائخ متقدمین" یعنی وہ غیر مسلم جنہیں علوم اسلامی سے کچھ سمجھنے سے۔ ایک ہیڈنگ نام پر اپنے خطبات، افکار کریں۔ ان مذاکرہ میں یورپ اور عالمک اولیہ کے بہت سے علماء نے شرکت کی۔ اور اسلامیات پر اپنے اپنے مقالات پڑھے۔

اس وقت سید احمد علی امریکیوں پاکستان کے مسفر تھے۔ انہوں نے اس مجلس کی انادی حیثیت دیکھ کر خوشنہیں مجلس مذاکرہ سے درخواست کی کہ اس مجلس میں ایک مجلس پاکستان میں بھی منعقد کی جائے۔ سید احمد علی جب پاکستان کے وزیر خزانہ بن گئے تو اس تجربہ کو عملی جامہ پہنانے کا موقع اچھا انہوں نے یہ مجلس منعقد کرنے کے لئے اسات لاکہ روپے کی منظوری دی۔ اور ایک انتظامیہ کمیٹی کی تشکیل عمل میں آئی۔ جس میں پاکستانی پوبوہیسیوں کے نمائندہ شامل کیے گئے۔

۲۰ دسمبر ۱۹۵۷ء کو راجستھان میں اس مجلس کے انعقاد کا تاریخ مقرر کر کے شکر کا مجلس اس سے روبرو ویشیار کے علماء کو دعوت نامے بھیجے گئے اور مجلس میں شرکت کا روبرو کی گئی، اگر علماء اسلام اور مسافر تھے تو یہ دعوت منظور کی۔ اور ایک مجلس منعقد ہوئے۔ ان کی تعداد سو سو کے لگ بھگ بتائی گئی ہے۔ ان میں سے ان کے علماء نے شرکت کی اور مسافر تھے۔ ان کے علماء نے شرکت کی اور مسافر تھے۔ ان کے علماء نے شرکت کی اور مسافر تھے۔

چنانچہ مجلس کی اطلاع کے بعد مولانا صاحب نے جیٹوہی خطبہ کے عنوان پر خط لکھا اور اس میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مجلس کو کامیاب بنا دے۔

طلبہ کے یہ دعوت نامے مجلس مذاکرہ کی طرف سے غائب کے ضامی تھے۔ ان سے کسی اسلامی فریق کے نفع یا فتنے پر فتنہ نہ پورے ہو سکیں۔ ہر فریق کے لئے یہ مجلس مذاکرہ ایک نیا دور کا آغاز ہے۔

دعوت کی اطلاع "جماعت اسلامی" کے طلبہ و اہل اجواب مودودی صاحب کو پہنچی تو گویا ان کو کسی نے انگاروں پر توڑا دیا۔ ان پر عصیت کا ایک بہاؤ ٹوٹ پڑا۔ اور انہیں "جماعت مودودی کی عزت ناپی کا پر اسامان نظر آنے لگا۔ چنانچہ انہوں نے اس فریق کے سنی علماء و مشائخ کو "شرع کرائی" اور احتجاجی مارچے گشت کرائے۔ لیکن جب مجلس تنظیم اور ممبران افضل حسین پارس نامعقول شروع فقہان کو کوئی اثر نہ پہنچی تو اب مودودی صاحب نے دی فخریہ افشاں لکھی۔ جو ایک ایسے موقع پر موزوں فتنہ گر اور ناخداؤں کو اپنی اختیار کرتا ہے۔ انہوں نے مجلس مذاکرہ کے صدر میں افضل حسین صاحب کو ایک خط لکھا کہ وہ خطبہ جماعت اسلامی کے ایک ترجمان "سیرت راہ گزری" کے حوالہ سے نقل کرنے میں ایک لوگ بھی یہ خط پڑھنے اور دیکھنے۔ جماعت اسلامی کے تفہیم دار ایک ناکہ مقصد حاصل کرنے کے لئے ایک گھنٹہ اور چوبیس گھنٹہ کرنے میں وہ لکھتے ہیں:-

فخری دانی پاشا صاحب "چونکہ بین الاقوامی اسلامی انٹرنوم مذاکرہ کے انعقاد کی تاخیریں قریب آگئی ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ اس کو طویل میں نظر انداز کر کے ایک ایسے ہیچ کر کے دنیاوی جہتوں میں دنیا کے لوگوں کے سامنے پاکستان کی بدنامی کا موجب ہوگا۔

میں آپ کو توجہ داتا ہوں کہ اس مجلس مذاکرہ پاکستانی کے ایک غیر خواہ کی حیثیت سے پھر کے فخر فرمائیں۔ مجھے پورا اندیشہ ہے کہ اگر صاحب موصوف ان مجلس مذاکرہ میں پاکستان کے ایک ڈیپٹی کی حیثیت سے شرکت ہوتے تو اس وقت اس وقت جب دنیا بھر کے آئے ہوئے تھے انہیں اس میں شریک ہونے سے ہو گئے لہذا میں ہر طرف سہنگاہ چکا۔ اگر حکومت سے مدد کے ایک دفعہ ۱۹۴۷ء میں گواہی مجلسوں صحلوں اور مصلحتوں کو بند بھی کرا دیں۔ تو یہ بات مختلف ملک سے آئے ہواوں سے نہ

جب اسکے گاہیک مجلس مذاکرہ ہریان کے باشندوں کے خلاف پورس اور قانون کی حفاظت برکرائی جا رہی ہے۔ اور اگر معاملہ سے کچھ زیادہ ہو جائے کسی مجلس پر بلائی جانے کی فتنہ آئے کچھ وقت گرفتار اسکے جائیں تو علاوہ اس کے کہ بدنامی اور

بدنامی میں کچھ زیادہ اضافہ ہوگا۔ خود سبک کے بہت سے لوگوں کے لئے آپ کے ساتھ تفرق کرنا فریضہ ہو جائے۔ اگر حکومت کو کوئی شک ہو سکے کہ اس مجلس مذاکرہ کا صاحب بننے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

وہ اس خط کے خط کشیدہ منظر کو پڑھے اور دیکھے کہ یہ کس ذہنیت کے آئینہ دار ہیں۔ اس سے شرمناک فریبی حسادتوں الارمن اور ناخداؤں کی پوائے پائیں ایک نامعقول اور ناچار مظاہرین ہونے کے لئے سہنگاہ۔ نسل اور قانون شکنی کی دشمنی دیکھی دیکھنا یہ بھی اقامت دن کا گواہ ہے کہ جب صاحب کا یہاں اور کراچی فریبی اور بزدلانہ حرکت پر آ کر اس کا کام ہر سکتا ہے؟

مودودی صاحب کی اس سازش اور فتنہ پروردیہ دینداروں کا کچھ فرور ہونا کہ مجلس تنظیم کے اس کے فضا پر قرار رکھنے کے لئے یہ دعوت نامے شروع کر دیئے۔ اور میرا خیال ہے کہ اس میں صورت حال میں مجلس کا یہ اقدام مستحسن ہی تھا۔ ان فتنہ پرست اور بغاوت پسند علماء سے کوئی دینی ترقی کار کیا کوئی مطالبہ منوانے کے لئے ملک میں فتنہ و فساد پھیلانے کا خواہناکہ چاہئے کہ اس کو شرمین گون ہی کیوں نہ کہتے ہمارے اور ملک تباہی و بربادی کی بھی میں ہوں نہ چلا جائے۔

میں نے بھی صحابہ سے کہا کہ وہی صاحب نے اس مجلس کے خلاف بہت خفیہ سازش کی تھی۔ انہی تفریق کے دوسرے مذاکرہ کو بھی اس کا کوئی علم نہیں ہو سکا۔ مگر وہ اپنی دفعہ ایڈیٹر موبینا کبیر صاحبہ سے اس کے بارے میں جانکاری پتیا کی مدد سے مودودی صاحب کو اطلاع دینی۔ اور انہوں نے جماعت اسلامی کی شاندار ادارہ کو یہ کہ ایک کوی رہے ہر حال میں اس کو کھلیا منتظر بننے سے یہ فیصلہ نہ ہوت صاحب کے دباؤ ڈالنے سے یہ کھلیا؟ یعنی ان کے نزدیک بھی یہ ناپسندیدہ اقدام تھا۔ اور وہ مودودی صاحب سے اس کی توقع نہیں رکھتے تھے۔

مقالوں کے عنوان "مجلس مذاکرہ کی فتنہ پرانہ پراپیگنڈا خیالی کی دعوت دینی گئی۔ اس میں سے بعض ہیں:-

- ۱۔ فتنہ وقت اسلامی
- ۲۔ اسلام کا وہی دوسرے مذاہب اور ان کے سرفقہ
- ۳۔ موجودہ سازش اور اسلامی مسائل
- ۴۔ اسلام کا وہی دوحاشی نظام
- ۵۔ امن عامہ

ان عنوانوں نے بھی طلبہ کے اس ہیں کسی مذاہب یا جماعت کے عقیدوں عقائد میں شک کرنے کی گواہی نہیں دیتی۔ اور مودودی صاحب کو محض جماعت احمدیہ کی عملی دہم برتری سے مرعوب ہو کر ایسی بائبل جیبل گری کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ موبینا صاحبہ صاحب ویرا باوی کے سامنے جب یہ کہنا تھا تو انہوں نے کیسا معقول جواب دیا وہ چوتھی سرخ نظر انداز صاحب کی صدارت اور پردہ فیسر اسے صاحب کے مقالہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"انوں کان دونوں واقعات کا علم بدرمدتی کر ہمیں باہلی ہوسکا۔ ایسی کے کوئی خود آہیں کچھ دن گذر جانے کے بعد یہ ذکر اجماعیہ میں پڑھا۔۔۔۔۔ دران مذاکرہ میں اگر اطلاع ہوگی ہوتی تو داعیان فتنہ سے بھی ضرور گفتگو کی جاتی۔ جسے جس شرکت والوں کے ذہنی عقائد کا کوئی سوال سر سے سے تھا یہ نہیں دیکھنا ہوت تھا کہ اسلامیات کے کسی شعبہ سے متعلق زیادہ کوئی بلڈنگل پڑھتے تھے؟

۱۔ صدقہ جو یہ ۲۰ جون ۱۹۵۷ء میں سے تھا ہر مجلس مذکورہ میں کوئی طبقہ شریک ہوا تھا۔ ان کے نزدیک مودودی صاحب کا وہی دیندارانہ فتنہ غیر منصفانہ اور گلاخانہ تھا۔ اور اس موقع پر انہوں نے اپنی اکثریت کے دہم میں ایک

اقلیت پر اہل ظلم کیا ہے جو کفریت پسند گوتی ہے۔ سنجیدہ رسالتی۔  
لیکن جماعت اسلامی کے نئے جیک فونڈ  
دوسریات کا جو تصور سے وہ بھی عجیب ہے  
اس بزدلانہ اور غیر اسلامی حرکت پر خوشی ہے  
شاید بے جمانے لئے اور اس کو مودودی صاحب  
لائیگ کے مثالی کارنامہ قرار دیا گیا۔ گو مودودی  
صاحب نے اسلام کی کئی دوسرے دوسرے پہلی  
جزیرہ تو بھی خرمن کرانی ہے۔ گریٹ ریڈنگ نے  
مودودی صاحب کی برہنہ۔ احساس کمتری اور  
غیر اسلامی طریقہ کار پر مشہدات مع دباب  
نہانے کے پختون مشائی نہیں جاسکتے۔

**علماء کی سیاسی تحریکیات** (مودودی صاحب  
کے اس رویہ پر  
بھی اسلام اور اللہ خیت دونوں کا  
ایک سو اسے، اسلام کا پیغام میں پلائی  
ہے بلکہ اجماع کے عالمی اسلام علماء کی تفسیر  
کھن جین الفاظ کا نہیں کرتے ہیں۔ مثال: جنس  
مرد و بیوقوف اور اجیر و مشفق جن جن کے  
مذہب ایک اسلام اور ہمدردی، یہی عبادت ہے۔  
عصر حاضر میں سید جمال الدین افغانی نے اس  
تفسیر اسلام کی ابتدا اپنی ہے۔ اور  
محمدی سوزانی نے اصولیہ پستان۔ محمد عبدالرزاق  
سند پاک کے سیاسی علماء کی کوسر اللہ  
تک دروازہ دھت جو ہوتی ہے بلکہ علماء کی اس  
برہنہ سب سے برتر نظر آتی ہے  
تجزیہ کے موافق کیا کرتی ہے۔ فقہ میں نظر نہیں  
آئیگا۔ یہ عجیب بات ہے کہ جب تک  
تجزیہ اور اسلامیہ الاصل کا مودودی صاحب  
تجزیہ کو برقرار رکھنا پیش نظر نہ ہو تو  
تجزیہ اور اسلام کا وقت آنا ہے تو یہ غائب  
ہو جاتے ہیں اور ان کی جگہ  
مذہب اور غیر برہنہ کہے جاتے ہیں

مذہب مندوستان میں علماء کے ہمت  
بے ظنون کو آنا ہی کا فوفہ مردانہ لگاتے  
دیکھا گیا ہے۔ مگر جب آزادی لادقت آنا  
ازرارے نے مزید دہا۔ آنا ہی کا سہرا  
کا تجزیہ اور اسلام کی سہرا۔ اگر آئے  
کا ذکر آنا ہی ہے تو یہ برہنہ کی بجائے  
حاشیہ نشینیوں میں۔

**جماعت اسلامی ہند** (مندوستان کی جنت  
اسلامی اسٹیٹ اسٹیٹ  
مثال ہے۔ انگریزوں کے زیر سایہ زیر لوگ  
حکومت الہیہ کا نور ہونے کے لیے۔ اور  
مندوستان آزاد ہو گیا تو یہ جہد بند کھوت  
الہیہ کی جمانے (نامستیا دین کے نام سے  
ہو کر گئے۔ مگر ان کے ہم قدم سے  
اسلام کو کوئی فائدہ نہ پہنچا۔ بلکہ  
سے تو یہ جماعت اور جماعت ہے۔ اس کے  
میں مشرک ہوتی ہے۔ خوشی میں فریڈر سٹون

جماعت مودودی پاکستان کا حال  
بھی ہے۔ سجدہ ہندوستان میں تو  
یہ لوگ سب لیک اور پاکستان کی حالت  
سخت برہنہ کرتے رہے ہیں  
جب دنیا کے نقشہ پر پاکستان کا رنگ  
آنکھ میں آیا تو یہ دن پہا ہیلے دورے۔  
گورنر ایجنسی کے بھی کئی کئی  
سام کرنے کے تو قیض نہیں پائی۔ ان کی  
توجہ غیب جوئی صرف گیری اور عتق میں  
پر مرکوز ہے۔ عوام میں انتشار و بے  
کی کیفیت پیدا کر کے لے مودودی صاحب  
کی لیکچر کی کا رنگ جمانا ہی ہے ان کی  
تک و دو کا معاملہ ہے۔

**مسلمین** (مصر و عراق میں بھی اس  
جماعت کے بھی کردار  
اد کیا۔ انہوں نے اسلام میں جنہیں یہ اپنا  
مذہب کہا جاتا ہے۔ اور جن کے پہلے  
کو قریب جہاد سے تعبیر کرتے ہیں۔ ہندو  
بجائے بھارت اور حکومت مصر کے خلاف  
تجزیہ کی کارروائیوں میں مشغول رہی۔ مگر  
جب قریہ اور انقلاب کا وقت آیا تو  
سے انہوں نے کہا ہے تجزیہ بنیاد اور  
کر لیا۔ نادر کے نام ہے۔ اور صرف  
بلکہ ان معارف وطن اور اللہ کی لیکچر  
نے اقتدار پر آئے ہے افغانی اسلامیہ کو  
خلاف قانون قرار دیا۔ اور یہ ان کے  
جنہیں مودودی اور ان کے دفاع و مدد  
کا خطیہ دیتے ہیں۔ آج اپنے "نارواغان  
سناستے ہفت زدہ ہیں کہ جماعت اسلامی  
کے اسلام اور بھی وہ کھل کے کر ل  
نادر کے خلاف انہوں نے مسلمین کی تائید  
نہیں کر کے جماعت اسلامی کے اللہ  
سے جلسہ مذاکرہ کی جو رودادش کی ہے  
اس میں انہیں انہوں نے لیکچر دے کر  
رہ ہی گئے۔

**انقلاب عراق** (انقلاب عراق تو ابھی  
میں کوئی مودودی یا انہوں کی بات ہے اس  
کر لیا نادر کی خود زشت فلسفہ انقلاب  
سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ملک میں  
انقلاب پر لگتے اور بلکہ مادی پھیلتے  
کا موجب ہے جو ہے۔ اسی لئے انہوں نے  
انقلاب محرم انصار میں پڑا تھا۔ اور  
ابھی لوگوں کو یاد ہو گا کہ مفتی اعظم  
جو اس دور میں "دیر اولیٰ کے مجاہدانے  
جانتے تھے۔ انہیں جزئی غیب کے عہد میں  
زخمی ہونے کے ہر دم میں ہی جہد و افتاد سے  
انہیں کیا گیا۔ اور پھر اسی فرقیہ  
کا دوسرا نمونہ مودودی صاحب کی  
طرح سے اس وقت ہوا۔ اور  
اور دنیا دار لوگ بھی تمام ممدندان  
کو ایک بلکہ نادر پر مودودی کے  
کر رہے تھے۔ اگر حضرت بلکہ  
سے اپنی روحانی آنکھوں سے علماء کی

باطن دیکھ کر نہ زبیا کہ۔  
مصحف مخرم الحقتہ و مصحف  
تخرد۔  
یعنی ایک وقت آئے گا کہ انہیں  
علماء کا سینہ نشین کا فرج  
محا دو گا۔  
تو آئے جے جا فریاد ؟

**مذہبی صحافی کا مقالہ** (جلسہ مذاکرہ کے  
لئے جو عنوان  
مقرر کئے گئے تھے۔ ان میں سے پانچ  
کامیاب لے اور ذکر کیا۔ اس کے لئے  
اور عنوان تھے جیسے اسلام اور  
تجزیرات وغیرہ مودودی صاحب نے  
مختلف انہاں میں سے ایک کو حکومت  
جس شدہ دوسرے نقشہ پینٹ میں  
دین کا جیسا دنیا آگت کا ہے "ماہ  
مکمل طور پر جس طرح اپنی دینداری کا  
طیل بجا گیا کے مغرب کرتے ہیں۔ اسے  
دیکھتے ہوئے یہ خیال ضرور اٹھنا کہ مودودی  
صاحب عنوانات بالا میں سے کسی عنوان پر  
اپنا مقالہ پیش کریں گے۔ اس لئے حکومت  
الہیہ کا ان عنوان سے گہرا تعلق ہے مگر  
انہوں نے خلاف توقع اپنا مقالہ جہاد و  
کیا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ مودودی  
صاحب اسلامیہ اسٹیٹ کا جو نقشہ کھینچتے  
ہیں۔ اس میں "مصلحت" اور "اجاب" میں  
تجزیہ کر لیں۔ اس کے بعد مودودی  
کرنا اور دشوار ہے۔ ان کے فقہ اسلامی  
میں داخل ہونے کے جو دروازے ہیں۔  
ان میں سے ایک نام ہے دروازہ  
شخصوں یعنی یہ وہ دروازہ ہے جس کا  
غیر مسلموں پر لڑنے کی تائید کیا جاتا  
ہے۔ دوسرا دروازہ ہے "دروازہ  
قتال" یعنی یہاں سے غیر مسلموں کے خلاف  
جہاد و دفاع نامہ لگتے جاتے ہیں  
"یسا دروازہ ہے" قتل مرتد یعنی یہاں  
مرتد کو قتل کیا جاتا ہے۔ اور مودودی صاحب  
کے نزدیک یہ وہ شخص مرتد ہے جو ان کی  
حکومت الہیہ کا اطاعت کرتا نہیں۔ اور  
جو ہے دروازے کا نام ہے "دروازہ  
اصول و مقاصد" یعنی یہ دروازہ ہے  
"مستحق" اصول دینی کو مستعد ہیں "بزرگان  
کیا جاتا ہے۔

اس سوجنے کا دروازہ سے فقہ اسلامی  
میں داخل ہونے کا کوئی ہمت کرے گا؟  
ہم امیدوں نے تو کھلا کرے کہ  
کوئی اسٹیٹ قائم کرنے کا جہاد نہیں  
ہیں تو اسلام سے ظلمت سے نجات  
اور زندگی تو نورت گوارا نہ اسے کاسیقلہ  
بتایا ہے۔ اور یقین جانتے کہ جو دھری  
مخبر غلطی نہ تھا صاحب اور یہ  
صاحب کو یہی شخصیت کے نام ہیں  
اس سوجنے کا دروازہ سے فقہ اسلامی  
میں داخل ہونے کا کوئی ہمت کرے گا؟  
ہم امیدوں نے تو کھلا کرے کہ  
کوئی اسٹیٹ قائم کرنے کا جہاد نہیں  
ہیں تو اسلام سے ظلمت سے نجات  
اور زندگی تو نورت گوارا نہ اسے کاسیقلہ  
بتایا ہے۔ اور یقین جانتے کہ جو دھری  
مخبر غلطی نہ تھا صاحب اور یہ  
صاحب کو یہی شخصیت کے نام ہیں

اسلامیہ کا کوئی فتویٰ نہ تھا۔ ان عنوانوں  
تک بہترین مقالہ پیش کر سکتا تھا  
**دارالعلوم** (جلسہ مذاکرہ میں ملک اسلامیہ  
کے مکتبہ مندرجہ ذیل تھے۔  
انہیں جماعت اسلامی کے دارالعلوم میں  
دی گئیں اور جب اسکی رپورٹ مرتب کی گئی تو  
صرف یہ دیکھا گیا کہ ان کا تعلق انہوں نے  
سے نہیں۔ اس دوران سے ان کا تعلق ثابت ہو گیا  
قوان کے علم و فضل۔ تقدس و طہارت اور حق  
گوئی وغیرا پرستی کی شہادت کی بھی جماعت اسلامی  
کے نزدیک ایمان کا معیار ہے۔ انہیں  
مسلمین کی کیفیت ہے

دوسری بات ہواں رپورٹ میں  
گئے ہیں کہ مودودی صاحب کی شخصیت  
پر غالب ہے جو کچھ ان کی نظر مودودی صاحب  
ہی دھندلا کر ہے۔ حالانکہ ان کے رپورٹ  
سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسے طبقے میں  
مودودی صاحب نے غیر مقبول کی کسر سے  
مجلس میں ان کی فرقت کا سندی میں  
آگت تھا۔ دو لوگ پاکستان کے معاشرے کی  
مجلس میں ان کی شرکت کے شدید مخالف تھے۔

**احکامات کے خلاف ہم** (اس دعوت کی تیسری  
مذہب کو جو عت اور جہاد کے  
جائے۔ یعنی انہوں نے کے سامنے بار بار  
صاحب کے اپنے کتابی اسکا ڈاؤن لوڈ کیا  
کے اپنے تاثرات حاصل کر کے ان کو پیش کیا  
انہوں نے اپنی اس دعوت اور پورے  
یقین سے دھندلا کر اپنا شریعہ کی  
جماعت اور جہاد کے شروع ہونے کی اطلاع  
مودودیوں سے اس کی انہیں عرب مندوں کی  
کوشش اور اپنے یہ سیکھنے کا  
اس جہاد کی حقیقت تھی وہ معلوم ہو گیا ہے  
بنیاد و مکتبہ دارالعلوم ہے۔ اس سے جماعت  
اسلامیہ کے معیار دین اور ہاب مل وقت  
اس کے از در و ح کا مال معلوم ہوا جاتا ہے۔

**تحقیقاتی عدالت** (دارالعلوم کے  
اس میں انہیں عقائد و خیالات میں  
کیا ہے اور اس بات پر اظہار  
مجلس مذاکرہ مجلس مزید کا  
ہے۔ حالانکہ مجلس مذاکرہ  
جہ سے کوئی نام نہ نہیں  
کوہ و پونج عمل دین کیلئے  
کہ نہ تھا اور ہاں ان کے  
تشتت کا پورا پورا دھبہ لگا ہے  
کیا سواد اعظم کی کوئی طاقت  
خلاف ظنہ و تفریق تو اسان  
اعمال کا صحیح سببیت دشوار ہے  
امت مرحومہ کے مرائن کا  
تھی کہیں سیاست کیوں  
اصول کی ہر دوں اسکا  
مجلسوں میں  
اغیر سزاؤں و باقی



# الطیسیہ کے مایہ ناز مقرر اور احمدیت کے خدائی جناب لوی سید مصدق علی صاحب مرحوم کے مختصر زندگی

(انکم سید غلام احمد صاحب باقر مبلغ مسلحہ عالیہ احمدیہ)  
 جیسا کہ احباب کو اخبار رسد سے معلوم ہو چکا ہے کہ خاک رکے والو محترم مولوی سید مصدق علی صاحب مرحوم سنگھ لوی نے گذشتہ شہریں ۲۲ و ۲۳ شوال ۱۳۵۵ھ بروز جمعرات ایک کانرا پنل جھڑ سے اس دار فانی کو چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا اللہ اعلم ان اللہ یحبون۔ وفات سے صرف چند روز قبل آپ کی قیمتی نقشبند پر محنت صاحبانہ مرزا نسیم احمد صاحب کے ارشاد کے صدر کے وقت ایک جلسہ میں ہوئی تھی ۲۲ و ۲۳ شوال ۱۳۵۵ھ تک شہر کے ناری سداں پان میں وزیر ترقیات فری رادھانا لکھنؤ کے محمدان میں جوئی اس جلسہ کے مفصل رو بہ یاد اخبار میں درج شد ہے جو پچھلے دنوں

دارالصابح مرحوم آپ نے بڑے بے تعلقی سہمہ منتا زنگی صاحب مرحوم کی کوشش سے مشائخ میں داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے اس وقت والد صاحب مرحوم کلکتہ انگریزی پریس کے کچھوڑ بیٹھے تھے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب بزاروی مرحوم اور مولوی سید انعام رسول صاحب مرحوم سنگھ لوی اور پروفیسر مولوی عبد القادر صاحب کھاروی کی صحبت میں تربیت پائی۔ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد ان میں نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے تبلیغی جوش اور انگیزش پیدا کر دی تھی۔ اس کی وجہ سے کلکتہ میں ہی جنگلی زبان میں تبلیغ شروع کر دی۔ انگریزی پریس کلکتہ میں انچاپ کارخانہ کے سبب حکومت نے والد صاحب مرحوم کو تین سال کے لئے نعرہ میسور پٹیوڑ بھیجا تھا۔ وہاں سے کلکتہ آکر آئیں اپنے وطن کی خدمت کا شوق پیدا ہوا۔ اس وقت کلکتہ انگریزی پریس میں بندہ دستاں سے باہر کام کر کے آئے کے سبب دیگر کارکنوں سے ان کی پریشانی بڑھ گئی تھی۔ اور کارخانہ کو نقلی خدمت کا مفہور انہیں کلکتہ شہر سے آیا۔ کلکتہ شہر آکر سر بیٹمنٹ کے مطابق پریس میں ملازم ہوئے۔

دینی خدمات تعلیمی مشغلہ  
 اسی زمانہ میں جماعت احمدیہ کیرنگ کے پہلی بڑے دارالصابح کی درخواست پر دین کو واپس پرتقدم رکھنے ہوئے متعلقہ وزارت کو چھوڑ کر جماعت احمدیہ کیرنگ کے مدرسہ میں مدرسہ کے طور پر کام کرنے لگ گئے والد صاحب مرحوم نے مدرسہ احمدیہ کیرنگ کو بہتر بنایا۔ تقریباً ایک صدی تک تعلیم پاتے رہے جن میں سے درج ذیل کے وہ تھے:

جس سے بندہ مسلم احباب بہت متاثر ہوئے اور احمدیت کو پسند کیا۔ بغیر احمدی مولوی صاحب فرزندہ مولو زاد ہوئے۔ اسی طرح تاننگ نامی گاڈائی جی جو کیرنگ سے تقریباً ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے، جہاں جی مولوی سے مناظرہ ہوا۔ بندہ نے اس کے بہنڈت اور معمول لوگ شامی ہونے والد صاحب مرحوم کی رحمت تقریر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو کھنکھوڑ دی۔

والد صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے اڑیسہ پانچ ماہ کی عمر میں کھنکھوڑ کیا۔ پھر انھوں نے طرز بیان کچھ ایسا دلکش اور زارا بھلا جو گورنر ڈپٹی اور راجا جیوں کی متاثر کر کے بغیر دربار جماعت احمدیہ کی طرف سے یوم النہی کا پہلا گنگا شہر میں ہوا کرتا تھا۔ جن کی صدارت بیٹھے ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اور گورنر، چیف منسٹر اور منگل پور ریویو سٹی کے وائس چانسلر نے کی ان جلسوں میں والد صاحب مرحوم احمدیت کی تبلیغ پر تقریر کرتے رہے جس کو ان حضرات مندھارہا جہاں نے سراہا۔ چنانچہ والد صاحب مرحوم دفعوڑی کے قیدی کی پسندیدگی کا نتیجہ تھا کہ مشری ہری کشن صاحب ساہن گورنر بمبئی اور چیف منسٹر اڑیسہ نے قرآن مجید کا اڑیسہ زبان میں ترجمہ حکومت کے خرچ پر کر کے دہلا فرمایا۔ اور یہ ترجمہ مولیٰ جی کے صوبہ اڑیسہ میں احمدیت کے آنے کے بعد سے ایک اڑیسہ کی علاقائی زبان میں اسلام کی طرف سے بولنے والا وجود والد صاحب مرحوم جیسا کوئی نہ ہوگا۔ آپ نے برسوں سچھی میں احمدیت کو پیش کیا۔ اور جو اعتراضات کا ایسے دنگ میں جواب دیتے رہے جس سے سامعین اور سوال کنندہ کی کسی ہمواری کی اور والد صاحب مرحوم کی تعلیم صرف مالک تک تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں کافی ترقی کرنے کا موقع عطا کیا۔ جن کی وجہ سے اڑیسہ کا بڑے سے بڑا عالم بھی اڑیسہ زبان میں اسلام کی تائید میں بولنے لگے۔ ان جیسا کوئی نہ ہو سکا۔ انہوں نے اس تبلیغ کی حالت میں بنگلہ میں جماعت احمدیہ کو ڈاچنگ کیا۔ اسٹیٹ میں مقیم تھا یہ خواہش ظاہر کی کہ اس علاقہ میں منظم طور پر تبلیغ کی جائے۔ چنانچہ ان کی اس تحریک پر بنیادی شروع کر دی گئی۔ جماعت احمدیہ کو ڈاچنگ کے بعد وہ دیگر عہدیداران اور ان کے مجلس خدام الامور کے ساتھ چار با چار یوم کے خور۔ دوش کا سالانہ کے تشریفی وفد مسیٹ کے اطراف میں روانہ ہوا۔ والد صاحب مرحوم کی ہدایت کے مطابق ایک بڑے گاؤں کو کہہ کر بھاگوانا پر تمام سالانہ اور خواہ

دینی مباحثات  
 والد صاحب مرحوم کے ساتھ مسابحات ہوتے۔ نہ گاؤں جو جماعت احمدیہ کیرنگ سے چار میل کے فاصلہ پر ہے پھر احمدی مولوی سے مباحث ہوئے۔ انہوں نے اڑیسہ زبان میں ایک تقریر اس موقع پر کی۔

لوش کے انتفاع کے لئے دو تین احباب کو چھوڑ کر بندہ دفعہ عدل ہوانہ ہوتا ہوا کیرنگ میں قدم رکھنے لگا۔ والد صاحب مرحوم کی ایک نظر اڑیسہ میں اسباب علیہم السلام کے پیوست ہونے کی طرف کو بیان کر کے ہوتے اس زار کے بعد واقعہ حضرت احمدیہ مسیٹ کی ہدایت کی طرف تمام کو کھنکھوڑ یا کیرنگ سے دو تین مہنامہ مسیٹ کے کپڑے ہوتے گاؤں کے اندر ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچواستے۔ اور وہاں پر پانچ دن منٹ کے لئے خیم ہوتا۔ گاؤں کے تمام احباب اس اڑیسہ تقریر کو سنا کر ڈر پڑے اور وہاں جمع ہو جاتے۔ خاک رکھن لکھنؤ اذکار کی آمد پر پانچ دن منٹ تقریر کرتا اور والد صاحب مرحوم بھی تقریر فرماتے۔ اس کے بعد سوالات کے جواب دیکر دوسرے اور تیسرے گاؤں میں بھی اسی طرح پیغام احمدی پہنچاتے۔

الذین والد صاحب مرحوم کو تبلیغ کا مہینہ تھا جس کے سبب بعض حضرات ہماری تندرستی مریضات میں مبتلا ہو کر احمدیت پہنچاتے رہے۔ اور ہمارا ان کا ذکر کرتے رہے کہ ہمارا ملک اڑیسہ اس بانی کا پیغام ہے جس کو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ ہمیں عوام کے سامنے اس کو پیش کرنے کا حق ہے۔ والد صاحب مرحوم کی سچھی اجتناب اور مصائب آئے۔ مگر آپ نے ان آیات کو مہر اور دعا کے ساتھ گزارا۔ احمدیت کی برکت سے احمدی احباب کے علاوہ کئی موعود اور متحمل بندہ احباب بھی والد صاحب مرحوم کو اپنے مکانوں میں بھرت دنانی کا نظر دھار کے کئی درختاں کر کے والد صاحب مرحوم ان کی درخراست کو قبول کر کے تھے۔ مگر پھر وہ کئی چاروں کی مخالفت کو دیکھ کر والد صاحب مرحوم نے انہیں اسباب کو چھوڑ دیا کہ احمدی حقیقی مسلمان ہیں یا آپ لوگ جو جنگ میں ملتی زبان میں اسلام کی پیش کریں تا حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے۔ مگر اس کے باوجود والد صاحب مرحوم کے مقابلی کوئی نہ لڑا۔ آپ کے ذریعہ احمدی احباب کو ہدایت نصیب ہوئی۔ اور احمدیت میں داخل ہوئے۔

اعلان کناج و درخواست دعا  
 را، ہری مشیرہ زہرہ خانم کناج عید العید عی الدی رادی سے تبلیغ، ۵۵ برس بعد چھوڑ کر پھر شہر بنجا راجھ مولوی بدو الدین صاحب نے پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس رشوت کو باہر کر کے۔ آپ نے (۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے اس عباد کو بوجہ ہرگز ہرگز چھوڑنا رکھا لفظ فرمایا۔ اچھا۔ دنا راجی کو اللہ تعالیٰ ان کو صحت اور عی طرک سے اور ناموں میں بنائے۔ آمین۔ خاک رکھن علیہم السلام

مقاموں کی گزارشات سے درخواست کا زراچہ کم اپنے مضامین اور مرام لکھا غرض کہ نصف چھپرہ پڑھو گئے تھے لکھنوی کی کتابت میں ان کے نام مضمون کی تمام اشاعت یا تا جس طرح ہو سکا لکھو زہرہ

منقولہ احوال

انارٹی پن پر فخر

زعم و پندار کے جوہر میں کہا گیا ہے۔  
 "ہندوستان کی ترقی ترقی قابل قدر ہے وہ  
 صدیوں کی غریبی کو مٹانے کی جدوجہد کر رہا  
 ہے اور مسئلے کی لمبائی چوڑائی کو دیکھتے ہوئے  
 وہ کسی غمناک کامیاب بھی ہو گیا ہے جس کا  
 ثبوت یہ ہے کہ رشک پیکر اور مسی کے نئے دیگو  
 کا خرچ بڑھ گیا ہے۔ لوگ غلطواری زیادہ سمجھنے  
 لگے ہیں۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کو لوگ اسی وقت  
 استعمال کرتے ہیں جب بھٹکھو مانا ہے۔"  
 عجمت کے اہم ترین و کو نقل میں زیر غلط کر دیا  
 گیا ہے۔  
 یہ وہ "عطا شاہ" تھیں مرض سے جس پر  
 طبیب حاذق کے ہر خادم کو جرت ہی ہو کر  
 رہتی ہے۔ خرچ میں زیادتی، نیز ضروری خرچ  
 میں زیادتی، دلیل اسراف کی ہوئی، نہ کہ خوش  
 حال کی۔ اور ایشیا ناظر کی اور اسراف کی  
 جانب لائے، تو وہ لفظ تمدن ہے جس نے  
 اونچی جگہ، معیار زندگی کی بلندی کو دے رکھی  
 ہے، تنقیدیں ہندوستان کی نہیں، پاکستان  
 ہو یا مصر، ہندس ہو یا امریکہ۔ جہاں کہیں بھی  
 "تیز ذہن دارانہ" نظام تمدن کی عمرانی ہو گی، یہی  
 نتیجے ظاہر ہو کر رہیں گے۔  
 خواہ اسے اگر مافوقی مہمزدی سے اور انہیں  
 مفلسی اور ہر قسم کی معیشت زدگی سے نکالت  
 دلانا مقصود ہے، تو اس کا مستقل اور حقیقی راہ  
 فلان دیکھا جائے، غیر کہ دنیا فلان جمیل کا بند باندھ  
 دینا نہیں، بلکہ سب کے پائے اور تپ بڑھ کر  
 فلان میں خرف فرا اور آخرت کی جواب دہی  
 کا احساس پیدا کرنا ہے۔ اس سے خود بخود ہی  
 نتیجے برآمد ہوں گے کہ  
 (۱) ریخوت کا لین دین موقوف ہو جائے  
 گا۔ یہ نہ ہونے پائے گا کہ ٹھیکیدار نے سلطان  
 ظراب لگا دیا۔ اور انجیر نے منگھوری بے دیکھے  
 بھاڑے ہوئے۔  
 (۲) ہر نیشا اور غلط فروش، ذبیحہ اندوزی  
 اور سب بازار کی کو گناہ عظیم سمجھے گا۔  
 (۳) عجمت فاش اور گراں فروشی کا نام و نشان  
 نہ رہے گا۔  
 (۴) دوسرے کی ضرورت رسانی سے دل  
 کا شپ اٹھے گا۔  
 (۵) ایک طرف حرص و طمع، دوسری طرف  
 حرص و جمل، سب کی جو رکٹ جائے گی اور ثقافت  
 کی حکومت دونوں پر قائم ہو جائے گی جو متواضع و  
 ایک معیاری ہے  
 (۶) خود غرضی ماہ پسندی، مملکت تو فتح  
 کے بجائے۔ دوسروں کی نفع رسانی یا مقصد  
 زندگی کی جائے گی  
 (۷) تنہا زرع لہذا "اور گن کش" حیات کی  
 جگہ خدمت خلق سے لگنی۔  
 (۸) انجی ڈرا پوروں اور دوسروں کے شوزوں

میں نہ صرف وطن شناسی کا احساس پورا پیدا  
 ہو جائے گا بلکہ شراب اور مرشر سے بھرا  
 رہنے کے باعث جاہلوں کا اسکان زیادہ  
 زیادہ گھٹ جائے گا۔  
 (۹) زور و جبر یا مکر و فریب سے  
 دوسروں کی حق تلفی معیشت عظیم خراب  
 کئے گی۔  
 اور افراد کے دل و دماغ کی ان اصلاحوں  
 کے بعد اگر کہیں اجتماعی حیثیت سے، زکا  
 کا پورا قانون، تقسیم ترک میں پورا دل،  
 مودود و قمار سے منقطع رہے، یہی صحیح نافذ ہو گیا  
 تو ہندوستان ہی نہیں دنیا کا ہر ملک وہ  
 "جنت نشان" بن سکتا ہے، جس کی بڑی بھی  
 عطا کیوں اور انارٹی اور افراد و ذہنوں کے دماغ  
 کو نہیں کیے۔ (صدقہ جدید ۲۹)

بن بیاہی ماؤں کا فتنہ

واشنگٹن (امریکہ) کے شہر انفلان  
 کی مگران خاتون، کیتھریں اور مگران طرف  
 سے شائع شدہ بیان مورخہ ۱۰ اگست  
 سے امریکوں کو ناری ماؤں کی تعداد میں  
 اس تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے کہ اب یہ  
 اس ملک کا سب سے زیادہ دردناک اور پریشان  
 کن سبب بن گیا ہے۔

۱۹۱۵ء میں کنواری ماؤں کے طبقوں سے  
 ۹۰ ہزار بچے پیدا ہوئے تھے، اس سال میں  
 پرتھ اور ایک لاکھ ۸۰ ہزار تک پہنچ گئی اور  
 اس سال خیال ہے کہ یہ تعداد دو لاکھ تک  
 پہنچ جائے گی  
 ہر پانچ ناچار بچوں میں سے دو کے باپ  
 ۲۰ سال سے کم عمر کی ہوتی ہیں۔ ایسے  
 بچوں اور ان کی کنواری ماؤں کی کفالت کا  
 انتظام ملک میں بہت ناکافی ہے۔ ناچار  
 بچوں کی ماؤں میں کم ہی ایسی ہوتی ہیں جو بچی  
 کے وقت خوش نظر آتی ہوں اور باپ تو ایسے  
 موقع پر عموماً غائب ہی ہوتا ہے۔  
 شکار کے سیرنگی ہسپتال اور دیگر خانگی  
 منتظمہ سرکٹ میں جن سے اس سلسلہ کا گہرا  
 مطالعہ کیا ہے کہیں کہیں۔۔۔ کنواری ماں  
 کا دل کسی بھی طبقہ اور کسی بھی گھرانے سے  
 ہو سکتا ہے، وہ ایسے گھرانے کی بھی ہوتی  
 ہے اور چونکہ اسے کوہ بے چہری کے اول  
 میں پڑی ہو۔ وہ انجی کم سن بھی ہو سکتی ہے  
 کہ کل ۱۰ سال کی ہو اور وہ ۵۰ سال کے چھتے  
 سن کی عورت بھی ہو سکتی ہے۔  
 یہ انتہائی دردناک اور پریشان کن  
 مسئلہ (اور اس نہیں کے سارے مسئلے)  
 سڑکس نے پیدا کیا ہے، کسی نے جبراً  
 اور باہر سے پیدا کر دیا ہے، یہ اگر مختصر  
 اپنے ہاتھوں کا پیدا کیا تو انہیں تو اور کیا  
 ہے؟ اس کا پیدا ہونا کسی ایسے ملک  
 میں ممکن ہے۔ جہاں  
 ۱) عقیدہ نکاح سے باہر ہونے کی تلقین کو

ایک سنگین معیشت سمجھا جاتا ہو۔  
 (۱) جہاں لاکھ تہوں سے ہر چائے  
 چھپائے ہوئے تلقین پر سخت عذاب  
 آخرت کا یقین ہو۔  
 (۲) جہاں کے ذہنی قانون میں بھی ہر  
 ایسے جرم کی شدید ترین سزا موجود ہو۔  
 (۳) جہاں کو کادی بوائے زینہ و آڈ  
 گرگول فرینڈ کی خوشنما اصطلاحوں سے قطعاً  
 بیگانہ ہو۔  
 (۴) جہاں نامحرم مرد و عورت کا آزادانہ  
 میل جول، ہر سطح پر اور ہر درجہ میں ایک شدید  
 معاشری جرم ہو۔  
 (۵) جہاں ہر عورت کا لباس پورا سا تہو  
 اور نگاہیں بھی رکھنا ہر مرد اور عورت کے لئے  
 لازمی ہو۔  
 (۶) جہاں کی نفاذ اخذ اور دفعہ قسم کے  
 ناول اور انشائے شعاعی رنگ، تصویر  
 عجمی، غیر اخلاقی سنا سے پاک ہو۔  
 (۷) جہاں مخلوق تعلیم مخلوق تفریح مخلوق  
 عمل کا سبھی بند نہ لپا ہو۔  
 امریکہ میں یاروں، برطانیہ میں یارپان،  
 ہندوستان میں یارپاکستان، ڈرا بھرتی ہر کی  
 طرف سے بھی اس نظام کو اپنے نال جان کر گے  
 تو دیکھئے! (صدقہ جدید ۲۹)

چند حقائق و مشاہدات

انگریزی معاصر "مندر مدراس" کا ایک  
 ہندو مدراس ریکارڈ، تقریباً اسے کہ ان  
 دنوں ملک میں آدمی اور مویشی دونوں اپنی  
 غذا کے حصول میں مسابقت کر رہے ہیں۔  
 اور حقیقت یہ ہے کہ وہ دونوں کو سٹ فیر  
 کر دینا نہیں ہی ہے، ہر بچی کی پانچ تہوں کو چار تہوں  
 ان کے ذریعہ جوتے جائیں اور ہمیں دودھ  
 وہی کھانے کو ہے، جہاں تک کھیتوں کو چوتے  
 کا تعلق ہے، وہ بیک وقت وہ ایسے زنجی آٹان  
 استعمال کرتے ہمارے ہی کتاب کعبت  
 جوتے کے لئے مویشی کی بہت ہی کم ضرورت  
 رہے گی۔ لیکن دودھ وہی کے لئے ہمیں  
 گائے چھینس کی صحت ضرورت ہے۔ اسی  
 ذمہ ہمارے ملک میں فتنی گائے چھینس  
 پائی جاتی ہیں ان سے ہماری بھر پور دست گماشتہ  
 پوری نہیں ہوتی۔ اس لئے مویشیوں کو  
 نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اور ان کی افزائش  
 نسل کو بھی روکا نہیں جاسکتا۔ اس لئے  
 جب تک ہم غیر ضروری مویشی یعنی بیل، بھڑوں  
 کو ختم نہیں کریں گے، کم مویشی کی ضرورتوں  
 تعداد صرفاً بڑھیں پاسکتے، اس خصوص میں  
 سو دلہا تعداد شمار کے جو جب ملک میں ہوں  
 اور زمینوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، جو چارہ  
 کی قلت کا وجہ ہے، جو سب سے پہلے ہی کیا  
 جاوے، یہ رقم کرے، اسی طرح کیا ہو رہی  
 گائے چھینسوں کو بھوکا نہیں مار رہے ہیں  
 کیا یہ گائے کے ساتھ رحم کی برتاؤ ہے

اسی صورت میں ذبیحہ انتفاع مانگ کر نے  
 کی آخر کیا وجہ ہے، جانوروں کا ذبح کرنا۔ ان  
 کا اس طرح بھوک اور میرمدی سے اڑیاں  
 رگڑا کر لو کر جانے سے بہتر نہیں ہے؟  
 (دربارہ کے عموالہ مجیدین دہلی ۱۹۰۸ء)

"الف آف محمد"

انگریزی ترجمہ القرآن کے دیسا چرچ میں  
 سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے سیرت  
 النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر حال نوٹ  
 تحریر فرمایا ہے۔ جسے دو کات تیسرے پر وہ سے  
 کتاب میں مدونت میں الگ مشاعرے لکھا گیا ہے۔ اس  
 کتاب پر اخبار صدق محمد علیہ السلام ۲۹ میں  
 ان الفاظ میں تبصرہ کیا گیا ہے۔  
 لاف آف محمد داگریری، اور مزاش الدین  
 محمد صاحب خلیفہ جماعت احمدیہ۔ ۲۲۱ صفحہ۔  
 محمد علی گزدریش۔ پتہ۔ احمدیہ مسلم فائنیشن  
 آفس دہلی (پاکستان)  
 سیرت پر پڑھ کر ایک جامع کتاب خلیفہ دہلی  
 مرزا بشیر الدین محمود کے قلم سے سارے  
 واقعات زندگی کے ساتھ رجوعاً تفصیل  
 سے درج ہیں، سب سے زیادہ زور حضرت کے  
 اطلاقی واقعات پر دیا ہے، جو مسلم گراں کا  
 مطالعہ کر گئے۔ تو ہر سارا نہیں ذات مبارک  
 کے ساتھ کو دیدگی پیدا ہو جائے گی، ماورائے  
 خولان مسلمان بڑھیں گے تو وہ بھی اچھی اثر  
 لیں گے۔ فخر میں نہیں معنی میں خوب  
 مفصل ہے کتاب جہاں تک کہ تبصرہ مختار اس  
 کے سبب سے تبلیغی حقیقت کے نقطہ نظر سے  
 لکھی گئی ہے اور اختلافی مسالوں کے چھیلنے  
 سے احتیاط طریقہ لگی ہے۔ کاغذ جلد، چھپائی  
 وغیرہ ظاہر وادامی پسندیدہ ہیں۔

امریکہ میں تبلیغی مساعی

۱۹۰۸ء (بقیہ صفحہ ۱۶)  
 اور ایک طالب علم کو اسلام کے منتقلی حالات  
 دیں۔  
 اس مساعی میں نرم موی ذوالحجہ صاحب  
 اور پاکستان کے لئے اور کم ہر عرب لک کو  
 صاحب کزنے جو ہن کے لئے روزا ہوئے۔  
 اور کم موی عبدالقادر صاحب شیخ مخلوق اور  
 کا چارج لینے کے لئے تشریف لائے۔ اللہ  
 نفاذ سب کا نفاذ نادر ہو۔ آمین۔  
 نوبت المعین  
 سہ ماہی زیر پرورش میں پانچ اصابت عیبت  
 کر کے داخل اسلام ہوئے، جناب دعسا  
 زبانی کے اللہ تعالیٰ انہیں استغناقت  
 بخشنے اور امریکہ میں اسلام کی معجزانہ ترقی  
 کے بسا دل پیدا کر دے۔ آمین۔



